آدابِ مباشرت

اضافہ شدہ

STRICTLY
FOR
ADULTS ONLY

مؤلف
ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب انڈیا

مکتبہ المکیہ
مکی مسجد ۳۲ علامہ اقبال روڈ لاہور
042- 6374594

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اضافہ شدہ ایڈیشن

آدابِ مُبَاشرت

یعنی

میاں بیوی کے جنسی تعلقات کا اسلامی طریقہ

مرتبہ

ڈاکٹر آفتاب احمد شاہ (ہومیوپیتھ)

ماہر امراض جلد و امراض نسواں

مکتبہ مکیہ

مکی مسجد

22۔ علامہ اقبال روڈ

لاہور

فون:

6374594

فہرست مضامین

جنّت کے دِلکش نظارے

اور

جہنّم کے دہکتے انگارے

المولّف : مولانا محمّد عتیق الرحمٰن صاحب مدرس جامعہ اشرفیہ لاہور

مکتبہ مکیہ
مکی مسجد ۲۲ علامہ اقبال روڈ۔ لاہور
042- 6374594

پہلے ایڈیشن کی مقبولیت

آدابِ معاشرت کا پہلا ایڈیشن ماہ اپریل ۸۸ھ میں شائع ہوا تھا اور صرف دہلی اور لکھنؤ میں چند بک اسٹالوں پر پہنچا تھا کہ چند ماہ بعد ہی اس کی مقبولیت کی اطلاعات موصول ہونے لگیں اور ناظرین دوسرے ایڈیشن کا تقاضہ کرنے لگے۔ بھوپال کے تبلیغی اجتماع میں اس کتاب کو بہت شوق سے خریدا گیا جس سے اندازہ ہوا کہ اس موضوع پر لوگوں کو کتاب کی تلاش تھی۔

خدا کا شکر ہے کہ مصنف کی کوشش و محنت کو سراہا گیا اور اکابرین و علماء حضرات نے بھی تعریف فرمائی نیز مزید اضافوں کے لئے مواد فراہم کیا

اُمید کہ یہ دوسرا ایڈیشن اور زیادہ قدر کی نگاہوں سے دیکھا جائے گا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

تالیف کا پس منظر

مجھے اپنی میڈیکل پریکٹس کے دوران جلدی امراض کے مریضوں سے ان کے مرض کے اصل اسباب دریافت کرنے میں مختلف قسم کے سوالات کرنے پر پتہ چلا کہ ان میں سے بعض نے حالتِ حیض میں عورتوں سے صحبت کی تھی اور اسی کے بعد ان کے عضوِ تناسل پر دانے اور بعض کے تمام جسم پر مختلف قسم کے جلدی امراض رونما ہوئے۔ بعض لوگوں نے بازاری کوک شاستروں میں صحبت کے وہ شرمناک طریقے جن کو آسن کہا جاتا ہے، دیکھ کر اپنی بیویوں سے غلط طریقوں پر شہوت مٹا کر ان کو پریشانی میں مبتلا کر دیا اور بعض بدبختوں نے اپنی بیویوں کے پاخانہ کے مقام سے اپنی شہوت کی آگ کو بجھایا۔ ان میں مسلم اور غیر مسلم دونوں ہی تھے۔ جب میں نے مسلمان مریضوں سے یہ دریافت کیا کہ تم کو یہ معلوم نہیں کہ حالتِ حیض و نفاس میں مجامعت حرام ہے تو اُن کا جواب تھا کہ ہمیں اِس کا قطعاً علم نہ تھا کہ قرآنِ پاک میں اُس کی ممانعت ہے۔ ورنہ ایسا ہرگز نہ کرتے۔

ان واقعات سے میرا ذہن اس طرف منتقل ہوا کہ شریعتِ اسلام نے جہاں انسانی زندگی کی ہر ضرورت کے پورا کرنے میں رہبری کی ہے تو جنسی تعلقات کے بارے میں بھی ضرور کچھ نہ کچھ ہدایتیں ہوں گی جن کا ہر خاص و عام کو معلوم ہونا بہت ضروری ہے۔ چنانچہ میں نے اِس موضوع پر کتابوں کی تلاش کی تو معلوم ہوا کہ صرف اس موضوع پر ابھی تک علیحدہ سے کوئی کتاب قرآن و حدیث کی روشنی میں تحریر نہیں ہوئی ہے تب میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم کی خانگی زندگی سے متعلق احادیث کی تلاش کی تو جوئندہ یابندہ کے مصداق بہت مفید و ضروری باتیں معلوم ہوئیں۔ جن کو ان صفحات میں مناسب عنوانات کے ساتھ درج کر رہا ہوں۔ ساتھ ہی علماء و فقہا حضرات سے گذارش ہے کہ وہ اس موضوع یعنی جنسی تعلقات کے سلسلے میں قرآن و حدیث اور اقوالِ بزرگانِ سلف کی روشنی میں عوام کو معلومات بہم پہنچائیں تاکہ انسانی ضرورت کا یہ مخفی گوشہ بھی ظاہر ہو جائے کہ جس کے نہ معلوم ہونے کی بنا پر جو دینی و دنیوی نقصانات پہونچ رہے ہیں ان کا ازالہ ہو سکے۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں تو عورتیں بھی ازدواجی زندگی سے متعلق باتیں دریافت کر لیا کرتی تھیں۔ جس سے معلوم ہوا کہ ان مسائل کا پوچھنا یا بیان کرنا کوئی شرم کی بات نہیں ہے اور آج کل (SEX) جنسی تعلیم کو نصاب

درس میں شامل کرنے پر بھی زور دیا جا رہا ہے۔ تو کیوں نہ ہمارے علماء اپنے پیارے نبی مصلح اعظم کی ہدایات سے دُنیا کو باخبر کریں۔

مجھے امید ہے کہ یہ کتاب ہر لحاظ سے ایسے لوگوں کے لئے بڑی رہنما ہوگی جو اپنی زندگی کو کتاب و سنت کے مطابق گزارنے کے شائق ہیں اور اُن نوجوانوں کے لئے جو اُن باتوں کو جاننا چاہتے ہیں مگر شرم کے باعث علما سے دریافت کرنے میں حجاب محسوس کرتے ہیں۔ یہ کتاب عام استفادہ کے لئے پیشِ خدمت ہے میں یقین کے ساتھ عرض کرتا ہوں کہ اگر میاں بیوی کے جنسی تعلقات بھی سنت کے مطابق ہوں تو اُن سے پیدا ہونے والی اولاد بھی نیک، صالح اور تندرست ہوگی۔

ڈاکٹر آفتاب احمد شاہ
ہومیوپیتھ
اٹاوہ (یو۔پی)

پیشِ لفظ

از ڈاکٹر مولانا محمد فضل الرحمن صاحب سیوانی ندوی ایم۔اے۔پی۔ایچ۔ڈی
ریڈر شعبہ اسلامیات علی گڑھ مسلم یونیورسٹی علیگڑھ

DEPARTMENT OF ISLAMIC STUDIES
ALIGARH MUSLIM UNIVERSITY
ALIGARH - 202001

باسمہٖ تعالیٰ

ڈاکٹر آفتاب احمد شاہ ہومیوپیتھک علاج کا ایک طویل تجربہ رکھتے ہیں۔ انکا درویشانہ طرزِ عمل اور مریضوں کے ساتھ دلی ہمدردی اُن کے مطب کا طرۂ امتیاز ہے۔ انھوں نے تجربات کی روشنی میں بہت کچھ سمجھا بوجھا ہے۔ عوام کے امراض کی تشخیص کرنے میں بڑی کامیابی حاصل کی ہے چنانچہ آپ نے زیرِ مطالعہ رسالہ میں دیگر

امور کے ساتھ ساتھ مرد و زن کے اختلاط سے متعلق اپنے تجربات اور مشاہدات کا پورا پورا بہ نچوڑ رکھ دیا ہے۔ ایک دیندار، خدا ترس اور باعمل مسلمان کی حیثیت سے جو ہمدردی مریضوں کے ساتھ ہونی چاہیئے اس کے پیشِ نظر آپ نے مریضوں سے مختلف قسم کے سوالات کرنے کے بعد بعض حالات میں یہ نتیجہ اخذ کیا کہ کچھ امراض دینی لاعلمی اور طبی ناواقفیت کی بناء پر لاحق ہوتے ہیں۔ اس لئے اِن تمام کے اِزالہ کی خاطر یہ رسالہ تحریر کیا گیا ہے۔ جس میں تجربات اور مشاہدات کی روشنی نیز قرآن و حدیث کے مثبت احکام کے پیشِ نظر مفید مشورے دیئے ہیں اور پرہیز و احتیاط کی شکلیں بتائی ہیں جن کے معلوم نہ ہونے کی بناء پر بعض افراد خبیث امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں نیز دینی نقطۂ نگاہ سے گناہ کے مرتکب بھی ہوتے ہیں۔

اس رسالہ کے مطالعہ سے چند در چند دانش و حکمت کی باتیں معلوم ہوتی ہیں۔ عقلِ سلیم کا تقاضہ ہے کہ اِن نادر تجربات سبق آموز مشاہدات اور آزمودہ کار افراد کی ہدایات سے بھرپور فائدہ اٹھایا جائے۔ زن و شوہر کے تعلقات کو صرف حیوانی جذبات کی تسکین کا آلۂ کار نہ سمجھنا چاہیئے بلکہ زندگی کا متبرک وظیفہ خیال کر کے ہر سلیمُ الطبع کو اِن پر کاربند ہونے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اس رسالہ میں جو مشورے پیش کئے گئے ہیں وہ لائقِ توجہ اور قابلِ قدر ہیں۔ اُن کو اختیار کرنے سے کسی بھی فرد کو جسمانی و روحانی صحت کے قیام میں خاطر خواہ مدد

ملے گی اور معاشی و معاشرتی زندگی بے راہ روی کے باعث سوگوار نہ ہوگی۔

ڈاکٹر شاہ نے ذاتی تجربات کی بناء پر عام اشتہاری دواؤں کے مُضر اثرات سے باخبر کیا ہے بقول اِن کے یہ دوائیں منشیات سے بھرپور ہونے کی بناء پر خطرۂ ایمان بھی ہیں اور خطرۂ جان و مال بھی ہو سکتی ہیں۔

ڈاکٹر صاحب کا ایک سچے مسلمان کی حیثیت سے مشورہ ہے کہ صالح غذاؤں، حفظانِ صحت کے اصولوں اور اس باب میں شریعتِ اسلامی کے احکام کی پیروی کے ذریعہ انسان اپنی توانائیوں کو آسانی سے حاصل کر سکتا ہے۔ ورنہ بدرجۂ مجبوری کسی اچھے طبیب سے مشورہ کر کے اپنی کمزوریوں کا تدارک کرائے۔

طبِ نبویؐ کے حوالے سے بعض مشورے نہایت قابلِ توجہ" خرما و ہم ثواب" کے صحیح مصداق ہیں چنانچہ ان پر عمل کرنے سے پیروی سنت کا اجر اور بقاءِ صحت کی شادمانی دونوں ہمرکاب نظر آئیں گے۔ ڈاکٹر صاحب کے ذاتی تجربات میں آنے والی بعض غذائیں بھی مفید مطلب اور صحت افزا ہیں جن کے استعمال سے زندگی کا صحیح لطف اٹھایا جا سکتا ہے۔

راقم الحروف طب کے فن سے کوئی گہری واقفیت نہیں رکھتا اِس لئے اِس کا پیش لفظ لکھنا کچھ زیادہ موزوں نہ تھا۔ بہرحال اس کو تعمیلِ ارشاد ہی سمجھیئے۔ ہاں اِس رسالہ میں کچھ شرعی حدود اور طبِ نبویؐ سے متعلق چند در چند باتیں دیکھ کر

یہ احقر ان سطور کے لکھنے پر آمادہ ہو گیا۔ مزید برآں اس بندۂ عاجز کے ساتھ ڈاکٹر صاحب کا جو خلوص ہے وہ باعثِ تحریر ہوا۔

امید ہے کہ یہ رسالہ عام مطالعہ میں آئے گا اور جس مقصد کی خاطر لکھا گیا ہے اس کے مطابق مفید بھی ثابت ہوگا۔

محمد فضل الرحمٰن
الحسنا، سرسید نگر مسلم یونیورسٹی علی گڑھ
۱۱ر اکتوبر ۸۳ء

تقریظ از فقیہ الامت حضرت اقدس مولانا محمود حسن صاحب دامت برکاتہم
(مفتی اعظم دارالعلوم دیوبند)

بِسمِ اللّٰہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

نحمدُہٗ وَنُصَلِّی عَلٰی رَسُولِہِ الکَرِیمِ (اما بعد)

رسالہ آدابِ مباشرت نظر سے گذرا۔ ماشاء اللہ بہت اہم اور ضروری مسائل و معلومات پر مشتمل ہے اس دورِ پُرفتن میں جبکہ جنسیات کی طرف بہت رجحان ہے غلط طریقوں کو استعمال کر کے شہوات کی تسکین کی جاتی ہے اور بے حیائی کے گھناؤنے طریقے صحبت و جماع میں استعمال کئے جاتے ہیں جس کے نتیجے میں مختلف قسم کے امراض و اسقام بھی پیدا ہوتے ہیں نیز آنے والی نسلوں پر بھی خراب اثر ظاہر ہوتا ہے۔

امید کہ یہ رسالہ عہدِ حاضر کے لوگوں بالخصوص نوجوانوں کو راہِ راست دکھانے میں بہت مفید ثابت ہوگا۔ اللہ تعالیٰ اس کے نفع کو عام و تام فرمائے اور مؤلف محترم کو جزاءِ خیر دے۔ اور دارین کی ترقیات سے نوازے۔ آمین

احقر محمود غفرلہ ۱۱ر ربیع الاول ۱۴۰۳ھ

Dr. MAJID ALI KHAN
M.Sc., B.Ed., M.Th., Ph.D., D.Th. (Alig.);
Fazil-e-Diniat. Fazil-e Dars-e-Nizami,
E.F.W. (London) D.I.B.C. (Cambridge).
D. Lit. (AUSTRALIA.
Reader.
Deptt. of Islamic ~~& Arab-Iranian~~ Studies,
JAMIA MILLIA ISLAMIA, UNIVERSITY,
NEW DELHI-110025

Address for Correspondence
273, ZAKIR NAGAR,
JAMIA NAGAR,
NEW DELHI - 110025 (India)

Date........

آدابِ مباشرت

از: ڈاکٹر آفتاب احمد شاہ

تبصرہ

اسلام ایک سائنٹیفک اور سسٹمیٹک (Scientific & Systematic) اور مکمل مذہب (Perfect Religion) ہے۔ جس نے انسان کو اس کے ہر شعبہ میں ہدایت عطا کی ہے۔ رسولِ مقبول حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم جو کہ آخری رسول و نبی ہیں قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لئے نمونہ ہیں۔ لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ (الاحزاب ۳۳ : ۲۱) (بے شک) تم لوگوں کے لئے اللہ کا رسول بہترین نمونہ تھا (یعنی آپ تم لوگوں کے لئے بہترین نمونہ ہیں)۔

اسلئے آپ نے زندگی کے ہر شعبہ میں انسان کی رہنمائی کے لئے بہترین نمونے چھوڑے ہیں جن کو اختیار کر کے مسلمان دارین کی کامیابی حاصل کر سکتا ہے، اس دنیا میں سکون کی زندگی گزار سکتا ہے اور آخرت میں اللہ کے جوارِ رحمت میں جگہ و مقام حاصل کر سکتا ہے۔ آج مسلمانوں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے طریقہ کو بھلا رکھا ہے اور جب اُن کے سامنے یہ بات آتی ہے کہ فلاں کام کرنے یا نہ کرنے کا حکم اللہ کے رسول نے دیا ہے۔ تو وہ عجیب نظروں سے دیکھنے لگتے ہیں جیسا کہ خود ڈاکٹر آفتاب صاحب نے اپنی اس کتاب "آدابِ مباشرت" میں لکھا ہے: "جب میں نے مسلمان مریضوں سے یہ دریافت کیا کہ تم کو یہ معلوم نہیں کہ حالتِ حیض و نفاس میں مجامعت حرام ہے تو اُن کا جواب تھا کہ ہمیں اس کا قطعاً علم نہ تھا۔ (کتاب ہذا ص ۳)

جس طرح دنیا کی دوسری قوموں کے لوگ بالخصوص مغرب کے اکثر حیوان نما انسان اپنی شہوت کو حیوانات کی طرح پوری کر رہے ہیں اسی طرح اس دور کے کچھ (بلکہ اگر اکثر کہوں تو خلافِ واقعہ نہیں ہوگا۔) مسلمان اپنی شہوت کو اللہ کے احکامات اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ طریقہ کو چھوڑ کر پوری کر رہے ہیں۔ اس کا نتیجہ مختلف امراض میں مبتلا ہونا

دیتے ہیں۔ ساتھ ہی ساتھ اخروی زندگی کو بھی برباد کرنا ہے۔ خسر الدنیا والآخرہ ___ جی ہاں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاکیزہ طریقوں کو چھوڑنے کا مطلب ہے ___ خسر الدنیا والآخرہ ___ دنیا میں بھی خسارہ (اور نقصان) اور آخرت میں بھی خسارہ (اور نقصان)۔

اللہ تعالیٰ اجر دے ڈاکٹر آفتاب صاحب کو کہ انھوں نے اس موضوع پر ایک منفرد تصنیف سے عام مسلمانوں کو مباشرت کے طریقوں اور شہوت کو جائز طریقے سے پورا کرنے کے اصولوں سے روشناس کرایا ہے۔ دراصل اس کتاب کا یہ بھی مقصد ہے کہ اسلام اور صرف اسلام ہی کامل ترین مذہب ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے۔ اِنَّ الدِّیۡنَ عِنۡدَ اللّٰہِ الۡاِسۡلَامُ (آلِ عمران ۳:۱۹) "دین (یعنی مکمل دین) تو اللہ کے نزدیک صرف اسلام ہی ہے۔" اس کی تشریح ایک اور جگہ اس طرح ہے۔ اَلۡیَوۡمَ اَکۡمَلۡتُ لَکُمۡ دِیۡنَکُمۡ وَ اَتۡمَمۡتُ عَلَیۡکُمۡ نِعۡمَتِیۡ وَ رَضِیۡتُ لَکُمُ الۡاِسۡلَامَ دِیۡنًا (المائدہ ۵:۴)
"آج میں نے تمہارے دین کو (یعنی اسلام کو) تمہارے لئے مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو تمہارے اوپر پورا کر دیا اور میں تمہارے لئے دین اسلام سے راضی ہوا۔" (یعنی میں نے اسلام کو تمہارا دین بننے کے لئے پسند کر لیا) امید ہے کہ یہ کتاب اردو میں اسلام پر لکھی گئی تصانیف کے ایک

خلا کو پُر کریگی اور اس اعتبار سے اس کے مصنف نہ صرف قابلِ مبارکباد ہیں بلکہ ان کی یہ گراں قدر تصنیف لائق انعام و تکریم ہے۔

فقط

نئی دہلی

۲۲ر اکتوبر ۱۹۸۹ء

ماجد علی خاں غفرلہ

تقریظ۔ از حضرت مولانا مفتی عبد القیوم صاحب

(مفسرِ قرآن علیگڑھ)

ڈاکٹر آفتاب احمد شاہ صاحب کی مرتب کردہ کتاب "آداب مباشرت" کا میں نے مطالعہ کیا۔ کتاب میں جنسیات سے متعلق جہاں طبی پہلو پیش کئے گئے ہیں وہاں شرعی ہدایتیں بھی درج ہیں جس کی وجہ سے کتاب زیادہ باوزن ہو گئی ہے۔ آخر میں مفید و مُضر اغذیہ کی فہرست اس طرح مرتب کی گئی ہے گویا دریا کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ مجموعی حیثیت سے کتاب بالخصوص نوجوانوں کے لئے بہت مفید ہے۔ امید ہے کہ لوگ اس سے زیادہ سے زیادہ استفادہ کریں گے۔ اور مؤلف کو دعائے خیر سے یاد رکھیں گے۔

عبد القیوم

۱۰ر صفر ۱۴۱۱ھ

تقریظ

از ڈاکٹر راحت علی خانصاحب ایم۔بی بی۔ایس، ایم۔ڈی علیگ

Dr. Rahat Ali Khan
B.Sc (Hons) M.B.B.S. M.D (Alig)

Department of Pharmacology,
J. N. Medical College,
Aligarh Muslim University,
ALIGARH-202001

یوں تو آج کل علوم وفنون کی بڑی فراوانی ہے اور ہر موضوع پر نئی نئی کتابیں لکھی اور پڑھی جارہی ہیں اور جنسیات (SEX) پر بھی کافی لٹریچر بازار میں ملتا ہے۔ مگر ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب کی یہ کتاب آداب مباشرت دیکھکر اندازہ ہوا کہ اکثر شادی شدہ جوڑے جنسی تعلقات کے فن میں بالکل کورے اور ازدواجی زندگی سے متعلق شرعی احکام سے ناواقف دنا بلد نظر آئے تو

ہیں۔ اس لائن کی ضروری معلومات نہ ہونے کی وجہ سے اکثر افراد کو مختلف قسم کے جنسی مسائل اور امراض سے دوچار ہونا پڑتا ہے۔

اسلام کی تعلیمات نہ صرف اہل ایمان کے لئے مشعل راہ حیات ہیں بلکہ سارے ہی انسانوں کو فائدہ پہونچانے والی ہیں کیونکہ میڈیکل سائنس کے عین مطابق ہیں۔ مصنف نے قدیم حکما واطبا کے اقوال اور نصیحتیں شامل کرکے اس کتاب کو عوام وخواص سب ہی کے لئے بہت مفید بنادیا ہے۔ بہتر ہو کہ اس کتاب کو ہندی وانگریزی میں شائع کرانے کا انتظام کیا جاوے۔

راحت علی خان

جو تعریفی خطوط موصول ہوئے ہیں اُن میں سے چند کا اقتباس درج کرنا بے محل نہ ہوگا

از حضرت مولانا محمد منظور نعمانی دامت برکاتہم مدیر الفرقان لکھنؤ

اتفاق سے کتاب ہاتھ میں آگئی۔ اس میں حضرت مولانا مفتی محمود حسن گنگوہی دامت فیوضہم کی تقریظ پڑھی پھر بعض عنوانات کے تحت جو کچھ لکھا ہے وہ بھی پڑھ لیا تو اندازہ ہوا کہ کتاب بفضلہ تعالیٰ مفید ہے..... از طرف محمد منظور نعمانی بقلم محمد ضیاء الرحمان

۲۵ر رمضان المبارک ۱۴۰۸ھ

از حضرت مولانا محمد زید صاحب مفتی جامعہ عربیہ ہتورہ

آپ کی تصنیف کردہ کتاب آداب مباشرت دیکھ کر اور پڑھ کر بڑا رشک آیا۔ آپ کی محنت کارآمد ہوگئی۔ ماشاء اللہ کتنی خوش اسلوبی اور تہذیب کے ساتھ تمام باتوں کو شریعت کی روشنی میں تحریر فرمایا ہے۔ اگر قدرے تفصیل ہوتی اور کچھ مضامین کی بھی زیادتی ہوتی تو اور بہتر ہوتا۔..... زید ۵ر رمضان ۱۴۰۸ھ

از قاضی سید عبدالعزیز صاحب ایم. ایس. سی لیکچرار مہوبہ

آپ کی نئی شاہکار کتاب

آداب مباشرت جس نے دیکھی بہت پسند کی اور وقت کی ضرورت بتایا...

عزیز

از سید عزیز احمد صاحب ایم۔ اے پردہ نشین کوچہ چیلان دہلی

آپ کی کتاب آداب مباشرت پڑھی بہت پسند آئی اور بہت سی باتوں سے ذہن صاف ہوا۔ اس ذیل میں بہت سی باتیں ایسی تھیں کہ سمجھ میں نہیں آتی تھیں آپ کی کتاب کے مطالعہ سے سمجھ میں آئیں واقعی آپ مبارک باد کے مستحق ہیں۔ دوسرے ایڈیشن کا بے چینی سے انتظار کروں گا۔ سید عزیز احمد ۲۰ر اگست ۸۹ء

از گلزار احمد صاحب۔ وزارت دفاع مسقط سلطنت عمان

محترم و مکرم جناب ڈاکٹر آفتاب احمد شاہ صاحب۔ السّلام علیکم و رحمۃ اللہ۔ اللہ کریم آپ کو سلامت رکھے۔ دین و دنیا کی نعمتوں سے مالا مال فرمائے۔ آمین۔ میں ایک مدت سے ہندوستان کے دو ماہناموں کا قاری ہوں ایک "معارف" جو اعظم گڑھ سے نکلتا ہے دوسرا "الفرقان" جو لکھنؤ سے نکلتا ہے۔ الفرقان کی فہرست کتب میں "آداب مباشرت" نامی کتاب نظر سے گذری تو میں نے الفرقان کے احباب کو خاص طور پر مذکورہ کتاب بھیجنے کے لئے لکھا کیونکہ میں ایک عرصہ سے مذکورہ

موضوع پر مطالعہ کا خواہش مند تھا کہ دین اسلام ہمیں ازدواجی زندگی کے اس پہلو پر کیا ہدایت دیتا ہے۔ آپ کی کتاب کے مطالعہ سے کافی معلومات حاصل ہوئی ہیں میرے نقطۂ نگاہ میں مسلمان معاشرے کی یہ ایک بہت بڑی خدمت ہے۔ اللہ کریم آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ آپ کے حامی و ناصر ہوں۔ خدا حافظ۔

مخلص گلزار احمد

از: حضرت مولانا مفتی و قاضی منظور احمد مظاہری

جامع العلوم ۔ پٹکاپور ۔ کانپور ۔

شرم و حیا سے عاری مغربی تہذیب نے آج جنسی تعلقات کو حیوانیت سے ہمکنار کر دیا ہے۔ رشتۂ ازدواج ان کے نزدیک ایک لفظ بے معنی ہو کر رہ گیا ہے۔ جانوروں سے بدتر شہوت رانی کے آزادانہ انداز نے مغربی معاشرہ کو ایڈز جیسی خطرناک اور لاعلاج بیماری میں مبتلا کر دیا ہے۔ مگر افسوس کہ ہمارا نوجوان اس تباہ حال مغربی تہذیب و تمدن کو للچائی نگاہوں سے دیکھ رہا ہے، اسے اپنی تہذیب کی خبر بھی نہیں کہ جنسی تعلقات میں اسلام نے واضح اور کامل رہنمائی فرمائی ہے جس میں صالح اولاد کی نعمت کے ساتھ خوشنودی باری تعالیٰ بھی ہے،

جناب ڈاکٹر آفتاب احمد صاحب نے اس اہم موضوع پر قلم اٹھا کر بڑا کرم فرمایا۔ نوجوانوں کو خاص طور پر اس سے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔

فقط منظور احمد

حالتِ حیض و نفاس میں جماع کی ممانعت

خالق کائنات نے مرد اور عورت کے اندر ایک دوسرے کی صحبت سے سکون حاصل کرنے اور لطف اندوز ہونے کی جو خواہش رکھی ہے اُسکو پورا کرنے کے لئے شرعِ اسلامی نے نکاح کا طریقہ بتایا ہے اور اسی لئے نکاح حضور نبیٔ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نہایت اہم سنت ہے۔ اس کے ذریعہ انسان زنا جیسے مذموم گناہ سے بچتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ نکاح کو نصف الایمان بھی کہا گیا ہے۔ نکاح کے ذریعہ جہاں انسان حرام کاری سے بچتا ہے وہاں اُس کو بدن کی صحت، ذہنی سکون، محبت اور ایک دوسرے کی باہمی ہمدردی اور رازداری وغیرہ مختلف قسم کے فائدے بھی حاصل ہوتے ہیں

نکاح و رخصتی کے بعد جب مرد و عورت تنہائی میں یکجا ہوتے ہیں تو مرد کے اندر بالعموم مباشرت کا جذبہ بڑی شدت کے ساتھ اُبھرتا ہے اور اس وقت بعض مرد بڑی بے صبری کے ساتھ عورت پر ٹوٹ پڑتے ہیں۔ بسا اوقات بیوی بحالتِ حیض ہوتی ہے تو اس درندگی سے بہت تکلیف ہوتی ہے اور وہ منع بھی کرتی ہے مگر احکامِ الٰہی کی ناواقفیت اور اُس کے نقصانات کا علم نہ ہونے کے باعث عورت کے انکار کا لحاظ نہ کرتے ہوئے صحبت کر لیتے ہیں۔ جب کہ قرآنِ عظیم نے صاف الفاظ میں حالتِ

حیض میں صحبت کرنے سے روکا ہے۔ اور حرام قرار دیا ہے۔

وَاعْتَزِلُوا النِّسَاءَ فِي الْمَحِيضِ (سورۂ بقرہ)

(ترجمہ: حالتِ حیض میں عورت سے الگ تھلگ رہو)

قرآنِ حکیم کے اس حکم کے بارے میں جدید علمِ طب نے اس بات کا انکشاف کیا ہے کہ حیض سے خارج شدہ خون میں ایک قسم کا زہریلا مادہ ہوتا ہے جو اگر جسم کے اندر رہ جائے تو صحت کے لئے مضر ہوتا ہے۔ اس طرح حالتِ حیض میں جماع سے اجتناب کرنے کے راز سے پردہ ہٹا دیا ہے۔ دورانِ حیض عورت کے خاص اعضا خونِ حیض کے مجتمع ہونے سے سکڑے ہوئے ہوتے ہیں اور اعصاب داخلی غدود کے سیلان کے باعث اضطراب میں ہوتے ہیں۔ اسی لئے حالتِ حیض میں جنسی اختلاط مضرت اور کبھی حیض کی رکاوٹ کا سبب بن جاتا ہے اور بعد میں مزید خرابیاں سوزشِ رحم وغیرہ پیدا ہو جاتی ہیں اور موجودہ زمانے میں ایڈز نام کی انتہائی خطرناک بیماری جو معرضِ وجود میں آئی ہے وہ بھی اسی قسم کی بدعنوانیوں کا نتیجہ ہے۔

قربان جائیے شریعتِ محمدی کے جس نے ہم کو احکامِ الٰہی کے ذریعہ ایسی مذموم حرکات سے روکا جن سے فریقین کو طرح طرح کی بیماریاں اور امراضِ خبیثہ

سوزاک و آتشک وغیرہ لاحق ہو جاتے ہیں جن کا خمیازہ تمام عمر بھگتنا پڑتا ہے۔ بلکہ اولاد پر بھی اس کا اثر پڑتا ہے۔ اولاد مجذوم یعنی کوڑھی ہو جاتی ہے۔

بعض فقہا نے اس حکم کی خلاف ورزی پر حدیث کے مطابق کفارہ بھی رکھا ہے کہ جس شخص سے غلبۂ شہوت کی بنا پر حالتِ حیض میں جماع کا گناہ سرزد ہو جائے تو اُسے ایک دینار یا نصف دینار بطور کفارہ صدقہ کرنا چاہئے۔

(اصحابِ السنن و طبرانی)

حضرت امام ابوحنیفہ و امام مالک اور امام شافعی رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک کفارہ ادا کرنا واجب نہیں البتہ استغفار واجب ہے اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ کفارہ ادا کرے اگر ایک دینار ادا نہ کر سکے تو نصف دینار ادا کرے۔

حالتِ حیض میں بیوی کے ساتھ لیٹنے کی اجازت

اسلام توہّمات کی جڑ کاٹ دیتا ہے۔ اس کے احکامات فطری اور علمی حقائق پر مبنی ہیں اس لئے انسانی اور حیوانی زندگی کو متوازن بنانے کی خاطر ہدایات دیتا ہے کہ جن پر عمل کرنے سے سماج فلاح و بہبود سے بہرہ ور ہوتا ہے اور کسی قسم کی تنگی محسوس نہیں کرتا۔

بعض مذاہب میں عورت کو حالتِ حیض میں اس درجہ ناپاک سمجھا جاتا ہے

کہ اُس کے ہاتھ کا کھانا۔ پانی اور ساتھ لیٹنا بھی ممنوع سمجھا جاتا ہے مگر شریعتِ محمدی میں سوائے مباشرت عورت کے تمام بدن سے فائدہ حاصل کرنا جائز ہے ساتھ لیٹنے اور بوس وکنار کی پوری آزادی ہے مگر عورت کے زیرِ ناف حصّہ کو یعنی ناف سے لے کر گھٹنوں تک برہنہ نہ کرے۔ سوائے صحبت کے پاجامے کے اندر جس جگہ سے چاہے لذّت حاصل کرے۔ ساتھ میں کھانا پینا اور ایک ساتھ لیٹنا بھی منع نہیں ہے۔

حیض کے بعد کب جماع کیا جائے؟

جب حیض کا خون بند ہو جائے اور عورت اپنی شرمگاہ کو دھولے یا وضو کرلے یا غسل کرلے۔ تب اس سے جماع کرنا جائز ہوگا اس لئے کہ قرآن مجید میں طہارت کا لفظ استعمال کیا گیا ہے جس کا اطلاق تینوں حالتوں پر ہوتا ہے۔

(اصحاب السنن وطبرانی)

اس مسئلہ میں ائمہ کا اختلاف ہے۔ امام مالک۔ امام شافعی اور امام احمد رحمۃ اللہ علیہم کے نزدیک جب تک غسل نہ کرلے یا کسی عذر کی وجہ سے بجائے غسل کے تیمم نہ کرلے اس سے جماع جائز نہیں۔ امام ابو حنیفہؒ کے مسلک میں مدّت

حیض کم سے کم تین دن اور زیادہ سے زیادہ دس دن ہے۔ اب اگر خون دس دن سے کم میں بند ہو جائے تو عورت سے جماع اُس وقت جائز ہے جب وہ غسل کرلے یا ایک وقت نماز کا وقت گزر جائے اور اگر خون پورے دس دنوں کے بعد بند ہو تو غسل سے پہلے ہی اس سے جماع جائز ہوگا لیکن مستحب یہ ہے کہ عورت کے غسل کر لینے کے بعد ہی اُس سے جماع کرے اور بقول حضرت امام غزالیؒ ایام حیض گذر جانے کے بعد نہانے سے پہلے عورت سے صحبت نہ کرے کہ نصِ قرآن سے اس کی حرمت ثابت ہے

فائدہ چونکہ ایام حیض میں عورتیں غسل کرنا بند کردیتی ہیں اس لئے عقلِ سلیم کا بھی یہی تقاضہ ہے کہ بعد غسل صحبت کیجاوے تاکہ بوس وکنار کے وقت عورت کے بدن کی بدبو ناگوار نہ معلوم ہو۔

خلافِ وضعِ فطرت عمل کی ممانعت

جس طرح حالتِ حیض میں بیوی سے صحبت حرام ہے اسی طرح بیوی کی دبر (پاخانہ کا مقام) میں عضوِ تناسل داخل کرنا بھی حرام ہے۔ نبیٔ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صراحتاً اس بُرے فعل سے منع فرمایا ہے۔ حضرت خزیمہ بن ثابت رضی اللہ عنہ سے ایک لمبی حدیث مروی ہے جس کے آخر میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

عورتوں کے پچھلے حصہ میں جماع نہ کرو۔

جو شخص اپنی بیوی کے دُبر میں جماع کرتا ہے یعنی پاخانہ کے مقام میں اپنا عضو داخل کرتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کو نظرِ کرم سے نہ دیکھیں گے۔

جو لوگ اپنی بیویوں کے پچھلے حصہ میں جماع کرتے ہیں وہ ملعون ہیں (ابوداؤد)

امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ پشت کی طرف میں صحبت کرنی یعنی لواطت درست نہیں بلکہ اس کی حرمت اور زیادہ سخت ہے بہ نسبت حیض کی حالت میں صحبت کرنے کے۔ کیونکہ اس میں عورت کو ہمیشہ تکلیف ہوتی ہے۔

جلق یعنی ہاتھ سے منی نکالنے کی ممانعت

عُمدۃ الاَحکام میں حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے یہ روایت نقل کی گئی ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ سب کے ساتھ کھانے میں شفا ہے اور ارشاد ہے کہ بہت بُرے ہیں وہ لوگ جو تنہا کھائیں اور اپنی لونڈیوں کو ماریں اور اپنی بخشش کو بند کر دیں اور نکاح کریں ہاتھ سے یعنی جلق لگائیں۔

ایک دن حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی مجلس سے سب لوگ چلے گئے ایک جوان بیٹھا رہا۔ آپ نے اُس سے پوچھا کہ تم کو کچھ ضرورت ہے؟ اُس نے عرض کیا کہ میں ایک مسئلہ پوچھنا چاہتا ہوں پہلے تو لوگوں کی شرم مانع تھی اور اب آپ کی ہیبت و علم مجھ کو کہنے نہیں دیتی۔ آپ نے فرمایا کہ عالم کا درجہ باپ کا سا ہوتا ہے جو بات تو باپ سے کہہ دیتا ہے وہ مجھ سے بھی کہہ دے۔ اس نے عرض کیا میں جوان ہوں اور بیوی نہیں رکھتا ہوں اکثر مشتوں سے (جلق) قضا حاجت کر لیتا ہوں۔ اس میں کچھ گناہ ہوتا ہے یا نہیں۔

حضرت ابنِ عباسؓ نے اُس کی طرف سے مُنہ پھیر لیا اور فرمایا چھی چھی لونڈی سے نکاح کر لینا تیری اس حرکت سے بہتر ہے۔

اس سے معلوم ہُوا کہ جلق لگانا نہایت مذموم حرکت ہے۔

دلہن کے گھر میں آنے کے وقت کے احکام

نکاح و رخصتی کے بعد جب دُلہن گھر میں آئے تو دلہن کا ہاتھ پکڑ کر یہ دُعا پڑھے۔ اور بعض کتب میں لکھا ہے کہ اس کی پیشانی کے بال پکڑ کر یہ دعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّی اَسْئَلُكَ مِنْ خَیْرِھَا وَخَیْرِ مَا جَبَلْتَھَا عَلَیْھَا وَاَعُوْذُبِكَ مِنْ شَرِّھَا

وَشَرِّ مَا جَبَلْتَهَا ۝

ترجمہ: اے اللہ میں آپ سے اس کی بھلائی اور اُس کی عادتوں کی بھلائی کا سوال کرتا ہوں اور اس کی بُرائی نیز بُری عادتوں کی بُرائی سے پناہ چاہتا ہوں۔

اس دُعا کی برکت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عورت سے بُرائی دُور کر دے گا اور اُس کے گھر میں اس عورت کی نیکی پھیلائے گا۔

شبِ زفاف کے آداب

جس وقت کہ خلوت حاصل ہو اور آپس میں رغبت غلبہ کرے تو قبل مجامعت مع بسم اللہ تین بار سورہ اخلاص اور معوذتین پڑھنے کے بعد یہ دُعا پڑھ کر فعلِ جماع انجام دے۔

بِسْمِ اللّٰہِ اَللّٰھُمَّ جَنِّبْنَا الشَّیْطَانَ وَجَنِّبِ الشَّیْطَانَ مَا رَزَقْتَنَا

ترجمہ: اللہ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں۔ اے اللہ ہم دونوں کو شیطان سے دُور رکھئے اور جو کچھ (لڑکا یا لڑکی) ہمیں نصیب کریں اُس کو بھی شیطان سے دُور رکھئے۔

پھر جس وقت انزال کی نوبت پہونچے تو دل ہی دل میں یہ دُعا پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ لَا تَجْعَلْ لِلشَّیْطٰنِ فِیْمَا رَزَقْتَنِیْ نَصِیْبًا ۝

ترجمہ: اے اللہ نہ کیجئے کچھ شیطان کے لئے اس بچہ میں جو آپ ہمیں نصیب کریں تو بموجب حدیث کے اگر اُس جماع سے فرزند مقرر ہو تو ہرگز اُس کو شیطان ضرر نہ پہونچائے۔ شیخ عبدالحق رحمۃ اللہ علیہ کہتے ہیں کہ اس سے معلوم ہوا کہ اگر جماع کے وقت یہ دُعا نہ پڑھے تو مقرر شیطان کو دخل ہوتا ہے اور اسی سبب سے اولاد پر فساد اور تباہ کاری ہوتی ہے۔ (رفاہ المسلمین)

صحبت کے وقت مرد عورت بالکل جانوروں کی طرح برہنہ نہ ہوں۔ بالکل ننگے ہو کر صحبت کرنے سے اولاد بے حیا پیدا ہوتی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم خود کو اور بیوی کو سر سے پیر تک چادر یا کسی کپڑے سے ڈھانپ لیا کرتے تھے اور آواز پست کرتے تھے اور بیوی سے فرماتے تھے کہ وقار کے ساتھ رہو۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بھی فرمایا کہ کوئی شخص مثل چوپائے کے اپنی زوجہ پر نہ جا پڑے بلکہ اس کو چاہئے کہ پہلے بوس و کنار اور آہستہ بات چیت سے آمادہ کرے جب مرد کو انزال ہو جائے تو فوراً نہ ہٹے بلکہ اسی طرح کچھ دیر ٹھہرا رہے تاکہ عورت کا مطلب بھی پورا ہو جائے۔ کیونکہ بعض عورتوں کو دیر میں انزال ہوتا ہے۔ بعد فراغت مرد و عورت دونوں الگ الگ کپڑوں سے اپنی اپنی شرمگاہ کو پونچھ کر علیحدہ ہوں۔

جماع کا فطری طریقہ

جماع کا فطری طریقہ تو یہی ہے کہ عورت نیچے ہو اور مرد اوپر رہے چنانچہ سارے حیوانات اسی فطری طریقہ پر عمل کرتے ہیں اور قرآن پاک کی ذیل کی آیت میں بھی یہی طریقہ نہایت لطیف اشارے میں بیان کیا گیا ہے

فَلَمَّا تَغَشّٰهَا حَمَلَتْ حَمْلًا خَفِيفًا ۝ سورہ اعراف آیت۔ ۱۸۹

ترجمہ۔ "جب مرد نے عورت کو ڈھانپ لیا تو اس کو ہلکا سا حمل رہ گیا"۔

اس کی صورت یہی ہو سکتی ہے عورت چت لیٹے اور مرد اس کے اوپر پٹ (الٹا) لیٹے تو اس طرح مرد کے جسم سے عورت کا جسم ڈھک جائے گا۔ اسی طریقہ میں زیادہ راحت و آسانی ہے۔ عورت کو بھی مشقت نہیں اٹھانا پڑتی نیز استقرار حمل کے لئے بھی یہ طریقہ مفید ہے۔

شیخ الرئیس حکیم بو علی سینا نے بھی اپنی کلیات قانون طب میں اسی طریقہ کو پسندیدہ بتایا ہے۔ شیخ الرئیس کے نزدیک جماع کی تمام شکلوں میں بری شکل یہ ہے کہ عورت مرد کے اوپر ہو اور مرد نیچے چت لیٹا ہو کیونکہ اس صورت میں منی مرد کے عضو میں باقی رہ کر متعفن ہو کر اذیت کا باعث ہوتی ہے

مباشرت سے فراغت کے بعد کا عمل

صاحب شرعۃ الاسلام نے لکھا ہے کہ صحبت سے فراغت کے بعد مرد و عورت دونوں کو پیشاب کر لینا چاہیے نہیں تو کسی لاعلاج مرض میں مبتلا ہو جائیں گے۔

علم طب کی کتابوں میں لکھا ہے کہ بعض وقت منی کا کوئی قطرہ پیشاب کی نالی میں اٹکا رہ جاتا ہے تو سوزش و زخم پیدا کر دیتا ہے۔

مجامعت کے بعد عضو کا دھونا ضروری ہے

فقیہ ابو اللیث سمرقندیؒ نے لکھا ہے کہ صحبت و قربت کے بعد اپنے عضو کو دھو لینا چاہیے اس سے بدن تندرست رہتا ہے لیکن مجامعت کے فوراً بعد ٹھنڈے پانی سے نہ دھوئے کیونکہ اس طرح بخار آجانے کا اندیشہ ہے اتنی دیر رک کر دھوئے کہ بدن کی حرارت اعتدال پر آجائے اور بقول حضرت علیؓ بعد وطی کے وہ البتہ پیشاب کرلے نہیں تو درد لا دوا عارض ہوگا اور ذکر کو آب نیم گرم سے دھووے کہ بدن کو صحیح رکھتا ہے اور اگر گرم پانی نہ ہو تو تھوڑی دیر کے بعد سرد پانی سے دھونے میں

مضائقہ نہیں۔

خلوت کی باتیں بیان کرنے کی ممانعت

بالعموم میاں بیوی کی پہلی ملاقات یعنی شبِ عروسی کی باتیں دلہن اپنی سہیلیوں اور دولہا اپنے دوستوں کو بتاتے ہیں۔ مگر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے میاں بیوی کی خلوت کی باتیں دوست احباب اور سہیلیوں سے بیان کرنے کو ناپسندیدہ قرار دیا ہے۔ ایسا کرنا بے شرمی کا جاہلانہ طریقہ ہے۔

بغیر غسل کے مجامعت نہ کریں

بعض تجربہ کار لوگوں کا قول ہے کہ اگر کسی شخص کو احتلام ہوا ہو تو وہ بغیر غسل کئے اپنی بیوی سے مجامعت نہ کرے نہیں تو اندیشہ ہے کہ لڑکا دیوانہ اور بخیل پیدا ہوگا۔ اسی طرح ایک بار صحبت کر چکنے کے بعد پھر دوبارہ اُسی وقت صحبت کی خواہش ہو تو فریقین بعد غسل دوبارہ مصروف ہوں ایسا کرنا افضل ہے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے صحابہ کو تعلیم دی ہے کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی بیوی سے جماع

کرے، اور پھر ایسا دوبارہ کرنا چاہے تو اُسے چاہیئے کہ درمیان میں وضو کرے۔

(مسلم ابوداؤد)

صاحبِ احیاء نے لکھا ہے کہ کوئی ایک بار صحبت کرنے کے بعد یا احتلام ہو جانے کے بعد صحبت کرنا چاہے تو اول ذکر دھو ڈالے یا پیشاب کرلے۔ بدون ان دونوں باتوں میں سے ایک کے کرنے کے صحبت نہ کرے۔

جماع کے فوراً بعد پانی نہ پئیں

اطباء کی تحقیق ہے کہ مجامعت کے فوراً بعد پانی نہیں پینا چاہیئے ایسا کرنے سے تنفس یعنی دمہ کا مرض پیدا ہو جاتا ہے اسی لئے معدہ پُر ہونے کی حالت میں جماع کرنے کو منع کیا گیا ہے کیونکہ جب معدہ پُر ہوتا ہے تو جماع کی حرارت سے خشکی پیدا ہوتی ہے اور پیاس کا غلبہ ہوتا ہے۔

کھڑے ہو کر مجامعت کرنے کی ممانعت

طبِ نبوی میں صاحبِ قنیہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ کھڑے ہو کر صحبت

کرنے سے بدن کمزور اور ضعیف ہو جاتا ہے اور پیٹ بھرا ہونے کی حالت میں مجامعت نہیں کرنا چاہیے اس سے اولاد کند ذہن پیدا ہوتی ہے۔

طبِ یونانی کی بعض کتب میں لکھا ہے کہ کھڑے ہو کر صحبت کرنے سے رعشہ کا مرض ہو جاتا ہے۔

صُحبت کے وقت شرمگاہ دیکھنے کی ممانعت

صاحب شرعۃ الاسلام نے لکھا ہے کہ صحبت کے وقت عورت کی شرمگاہ کو نہ دیکھے کیونکہ اس سے اندیشہ ہے کہ کہیں اولاد اندھی پیدا نہ ہو۔

مسئلہ کی رو سے اگرچہ شرمگاہ کو دیکھنا مُباح ہے اور عورت اور مرد ایک دوسرے کے ہر حصہ جسم کو دیکھ سکتے ہیں مگر علماء نے لکھا ہے کہ عورت کی شرمگاہ دیکھنے سے نظر کمزور ہو جاتی ہے۔

مباشرت کے وقت باتوں کی ممانعت

فقیہہ ابو اللیث نے اپنی کتاب بستان میں لکھا ہے کہ صحبت کے وقت

زیادہ باتیں نہ کی جاویں ایسا کرنے سے اندیشہ ہے کہ بچہ گونگا پیدا ہو۔

آنکھ دُکھنے کی حالت میں جماع سے مُمانعت

جامع کبیر میں حضرت اُمِّ سلمیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب کسی بی بی کی آنکھیں دکھنے آتی تھیں تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اس سے قربت نہ فرماتے تھے جب تک تندرست نہ ہو جائے۔

فائدہ: اس حدیث پاک سے یہ اشارہ ملتا ہے کہ اگر بیوی کسی دُکھ بیماری میں مبتلا ہو تو اس کی صحت و رغبت کا اندازہ کیے بغیر صحبت کرنا مناسب نہ ہو گا اور عقلِ سلیم کا تقاضہ بھی یہی ہے کہ بیماری کی حالت میں جماع سے اجتناب کیا جاوے کیونکہ جذبات میں ہم آہنگی کے بغیر مباشرت کا لطف و سرور حاصل نہیں ہوتا ہے۔

جماع کرنے کا صحیح وقت

فقیہہ ابو اللیث نے اپنی کتاب "بستان" میں لکھا ہے کہ جماع کے لئے سب سے بہتر وقت رات کا آخر حصہ ہے کیونکہ اول شب میں معدہ غذا سے پُر ہوتا ہے۔

حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کے حوالہ سے حضرت امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں تحریر فرمایا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب آخر شب میں وتر پڑھ چکتے تھے تو اگر آپ کو حاجت اپنی ازواج کی ہوتی تو اُن سے قُربت فرماتے ورنہ جا، نماز پر لیٹ جاتے یہاں تک کہ حضرت بلال رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کو نماز کی اطلاع دیتے۔

صاحب احیاء کے نزدیک اول شب میں صحبت مکروہ ہے۔ بایں خیال کہ تمام شب ناپاکی کی حالت میں سونا پڑے گا۔

طبِ نبوی میں بھی بھرے پیٹ پر صحبت نہ کرنے کو لکھا ہے کیونکہ اول شب میں معدہ غذا سے پُر ہوتا ہے۔

مصنف کا مشورہ اگر کسی شخص پر شہوت اس درجہ غالب ہو کہ وہ آخر رات تک یا نصف شب تک انتظار نہ کر سکے تو اُس کو چاہیے کہ قبل مغرب ہی تھوڑا کھانا کھالے۔ شکم سیر ہو کر نہ کھائے تاکہ بعد عشاء جب مصروف عمل ہو تو پورا معدہ غذا سے پُر نہ ہو

(**ف**) یہ سب طبّی مصالح ہیں۔ شرعاً ہر وقت جماع کی اجازت ہے۔ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے بھی اوّل شب اور دِن کے مختلف اوقات میں صحبت کرنا ثابت ہے (شمائل ترمذی)

صحبت کے وقت کے چند مختصر آداب

- عورت و مرد پاک و باوضو ہوں۔
- مستحب ہے کہ بسم اللہ سے شروع کرے اگر اول میں بھول جائے تو بعد انزال یاد آنے پر کہہ لے۔
- مباشرت سے قبل خوشبو ملنا بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت ہے
- ہر قسم کی بدبو چاہے وہ میلے کچیلے ہونے کی وجہ سے ہو یا تمباکو سگریٹ نوشی کی وجہ سے ہو شہوت کو مُردہ اور رغبت کو نفرت سے بدل دیتی ہے
- صحبت کے وقت قبلہ رُخ نہ ہوں۔
- صحبت کے وقت بالکل برہنہ نہ ہوں۔
- مرد انزال کے بعد فوراً علیحدہ نہ ہو بلکہ ٹھہرا رہے یہاں تک کہ عورت کو بھی انزال ہو جائے۔

۱۵ جب انزال ہونے لگے تو اس وقت کی دُعا پڑھ لے۔ اگر اس جماع سے فرزند پیدا ہو تو اس کو ہرگز شیطان ضرر نہ پہونچائے گا۔

صحبت کرنے میں نیت کیا ہو

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وصایا میں لکھا ہے کہ جب کبھی ارادہ مباشرت کا ہو تو اس نیت سے کیا کرے کہ زنا سے باز رہوں گا اور دل کو اِدھر اُدھر بھٹکنے سے فراغت ہوگی اور اولاد نیک بخت ہوگی۔

اِس نیت کے ساتھ صحبت کرنے میں ثواب ہے۔

اجنبی عورت کو دیکھکر اپنی بیوی سے صحبت کرنا دِل کی طہارت کا سبب ہے

صاحبِ احیاء نے لکھا ہے کہ حضرت جنید بغدادیؒ فرمایا کرتے تھے کہ مجھ کو جماع کی حاجت ایسی ہی ہے جیسی غذا کی۔ غرضیکہ واقع میں بیوی غذا اور دِل کی طہارت کا سبب ہے۔ اِسی وجہ سے جس شخص کی نظر اجنبی عورت پر پڑے اور اس کا نفس اس کی طرف شائق ہو اس کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اِرشاد فرمایا

کہ اپنی بیوی سے صحبت کرلے اِس لئے کہ صحبت کرنا دِل کے وسوسہ کو دُور کردیگا اور فرمایا کہ عورت جب سامنے آتی ہے تو شیطان کی صُورت میں آتی ہے۔ پس جب تم میں سے کوئی کسی عورت کو دیکھے اور وہ اُس کو اچھی معلوم ہو تو چاہئے کہ اپنی بیوی سے صحبت کرے کہ اس کے پاس بھی وہی بات ہے جو دوسری کے پاس ہے۔

بیوی کے پستان چُومنے کی اجازت

عورت کے جسم میں بعض اعضاء ایسے ہیں کہ جن کے چُومنے، گدگدانے مسلنے سے عورت کو ایک خاص قسم کی لذّت محسوس ہوتی ہے پس اگر کوئی شخص عورت کے پستان چُومے یا چُوسے تو وہ جائز ہے مگر پستان مُنہ میں لینے میں اِس کا لحاظ نہایت ضروری ہے کہ عورت کا دُودھ منہ میں جاکر حلق میں نہ جائے کیونکہ یہ مکروہ تحریمی ہے۔

حالتِ حمل و رضاعت میں صحبت کی اِجازت

حالتِ حمل اور ایسی حالت میں جبکہ بچہ دودھ پی رہا ہو۔ مسئلہ کے لحاظ

سے صحبت کرنا بلا اکراہ جائز تو ہے مگر اطبّاء کے نزدیک جماع نہ کرنا بہتر ہے۔ کیونکہ صحبت سے نیا حمل قرار پا سکتا ہے اور حمل کے بعد عورت کا دودھ خراب ہو جاتا ہے جس کو پینے سے بچہ کی صحت خراب ہو سکتی ہے۔

نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم امت کو ایسی باتیں اختیار کرنے کی ہدایت فرماتے تھے جو امت کے حق میں مفید ہوں اور ان باتوں کو اختیار کرنے سے منع فرماتے تھے جو امت کے حق میں مُضر ہوں۔ چنانچہ ارشادِ نبویؐ ہے کہ

لَا تَقْتُلُوْا اَوْلَادَکُمْ سِرًّا فَاِنَّ الْغَیْلَ یُدْرِکُ الْفَارِسَ فَیُہٖ عِثْرُہٗ

(ابوداؤد)

اپنی اولاد کو خفیہ طریقہ پر ہلاک نہ کرو کیونکہ دودھ پیتے بچے کی موجودگی میں بیوی سے صحبت کرنے میں بچہ کو نقصان پہونچتا ہے۔ لیکن نبی کریمؐ نے اس کی ممانعت حرمت کے درجہ میں نہیں فرمائی کیونکہ آپ کے زمانہ میں دوسری قوموں نے یہ طریقہ اختیار کر رکھا تھا اور انھیں اس سے بظاہر نقصان نہیں پہونچ رہا تھا۔ اگر دودھ پلانے کی وجہ سے جماع کی قطعی ممانعت کر دی جاتی تو شوہروں کو اس سے تکلیف ہوتی کیونکہ دودھ پلانے کا سلسلہ ۲ سال تک جاری رہتا ہے ان تمام باتوں کا لحاظ کرتے ہوئے آپؐ نے فرمایا

لَقَدْ ھَمَمْتُ اَنْ اَنْھٰی عَنِ الْغِیْلَۃِ ثُمَّ رَاَیْتُ الْفَارِسَ وَالرُّوْمَ

میں چاہتا تھا کہ دودھ پیتے بچوں کی ماؤں سے مباشرت کرنے سے منع کر دوں مگر فارس و روم کے لوگوں کے بارے میں مجھے معلوم ہے کہ وہ ایسا کرتے ہیں اور ان کے بچوں کو اس سے نقصان نہیں پہونچتا۔

احادیثِ بالا کی روشنی میں مرد کو چاہئے کہ ایامِ رضاعت میں جلد جلد صحبت کرنے سے تو بچتا ہی رہے۔ نیز دیگر طبّی اصولوں کا علم حاصل کرے جیسا کہ آنحضورؐ نے فارس و روم کے طبّی اصولوں کو نظر میں رکھا۔

جماع کیلئے مخصوص راتوں میں ممانعت

صاحبِ احیاء نے لکھا ہے کہ تین راتوں میں صحبت کرنی مکروہ ہے۔ ایک مہینے کی اول شب دوسرے آخر شب تیسرے پندرہویں شب۔ کہتے ہیں ان تینوں راتوں میں صحبت کے وقت شیطان موجود ہوتے ہیں اور بعض یہ کہتے ہیں کہ ان راتوں میں شیطان صحبت کیا کرتے ہیں اور اس امر کی کراہت ان راتوں میں حضرت علیؓ حضرت معاویہؓ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ صاحبِ رفاہ المسلمین نے بھی مذکورہ بالا راتوں کے علاوہ شبِ چہارشنبہ اور شبِ عیدین میں اور اس رات میں کہ صبح کو ارادہ سفر کا ہو صحبت کرنے کو منع لکھا ہے۔ ایسا

کرنے سے فرزند میں کچھ عیب عارض ہوتا ہے۔

طب نبوی میں بھی ابو نعیم کی کتاب الطب کے حوالہ سے لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علیؓ آدھے مہینے میں اپنی اہلیہ سے صحبت نہ کیا کرو کیونکہ اس تاریخ میں شیاطین آیا کرتے ہیں۔

شمائل ترمذی کے ترجمہ میں فائدہ کے تحت لکھا ہے کہ مشائخ کی رائے میں عین نماز کے وقت صحبت کرنے سے اگر حمل ٹھہر جائے تو اولاد نافرمان ہوتی ہے۔

صحبت کیلئے مخصوص اوقات کی فضیلت

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وصایا میں لکھا ہے کہ دوشنبہ کو جماع کرنے سے فرزند قاری پیدا ہوتا ہے اور شب سہ شنبہ میں جماع کرنے سے سخی اور شب پنجشنبہ میں عالم و متقی اور روز پنجشنبہ میں قبل دوپہر کے عالم و حکیم پیدا ہوتا ہے اور شیطان اس سے بھاگتا ہے اور بروز جمعہ قبل نماز کے وطی (صحبت) کرنے سے فرزند سعید پیدا ہوگا اور جب مرے گا تو شہید مرے گا اور اگر شب جمعہ میں وطی کرے تو فرزند مخلص پیدا ہوگا اور جب کہ فارغ ہو یعنی خلاص ہو تو چاہئے کہ عورت سے جلد

علیحدہ نہ ہو جاوے بلکہ اتنا توقف کرے کہ وہ بھی خلاص ہو جائے نہیں تو عورت اس کی دشمن ہو جائے گی۔ پھر جبکہ دونوں فراغت پا چکیں تو دونوں علیحدہ علیحدہ کپڑے سے اپنے اندام کو پاک و صاف کریں۔ دونوں کو ایک ہی کپڑے سے پاک کرنا موجب جدائی کا ہے۔ (رفاہ المسلمین)

جماع کے دوسرے طریقے

کھڑے ہو کر جماع کرنے کا نقصان پچھلے صفحات میں لکھا جا چکا ہے اب صرف دو حالتیں باقی رہ جاتی ہیں، بیٹھ کر یا لیٹ کر۔

اس بارے میں جو کچھ مطالعہ میں آیا اس کا حاصل یہ ہے۔

ایک بار حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی بی بی کے ساتھ پیچھے کی طرف سے جماع کر گذرے۔ کرنے کے بعد احساس ہوا ہوگا کہ ایسا کرنے میں کوئی شرعی ممانعت تو نہیں ہے چنانچہ صبح کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے اور عرض کیا "یا رسول اللہ" میں تو ہلاک ہو گیا۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کیا بات ہوئی۔

حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ گذشتہ شب میں نے اپنے کجاوے (سواری

کا رُخ بدل دیا (یہ اشارہ ہے یعنی پشت کی طرف سے جماع کر لیا)۔ آپؐ نے کوئی جواب نہیں دیا۔ یہاں تک کہ ذیل کی آیت نازل ہوئی۔

نِسَآؤُکُمْ حَرْثٌ لَّکُمْ فَاْتُوْا حَرْثَکُمْ اَنّٰی شِئْتُمْ (سورۂ بقرہ)

ترجمہ: تمہاری بیویاں تمہارے لئے مثل کھیت کے ہیں سو اپنے کھیت میں جس طرف سے ہو کر جاہو آؤ۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی تشریح میں فرمایا جماع صرف اگلے حصہ (فرج) میں ہونا چاہئے۔ خواہ آگے کی طرف سے ہو یا پیچھے کی طرف سے اس آیت کی تفسیر میں حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان القرآن میں یوں تحریر فرمایا ہے۔

تمہاری بیویاں تمہارے لئے بمنزلہ کھیت کے ہیں کہ جس میں نطفہ بجائے تخم کے اور بچہ بجائے پیداوار کے ہے سو اپنے کھیت میں جس طرف سے ہو کر چاہو آؤ اور جس طرح کھیتوں میں اجازت ہے اسی طرح بیویوں کے پاس پاکی کی حالت میں ہر طرف سے آنے کی اجازت ہے۔ خواہ کروٹ سے ہو یا پیچھے یا آگے بیٹھ کر ہو یا اوپر نیچے لیٹ کر ہو۔ جس ہیئت سے ہو مگر آنا ہو ہر حال میں کھیت کے اندر کہ وہ خاص آگے کا موقع ہے۔ پیچھے کا موقع کھیت کے مشابہ نہیں اس میں صحبت نہ ہو۔

کثرتِ جماع کی ممانعت

فقیہہ ابو اللیث نے اپنی بُستان میں لکھا ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ جو شخص اس بات کا خواہشمند ہو کہ اس کی صحت اور تندرستی زیادہ عمر تک قائم رہے تو اس کو چاہئے کہ صبح اور رات کو کھانا کھایا کرے۔ قرض سے سبکدوش رہے۔ ننگے پاؤں نہ پھرا کرے اور عورت سے قربت کم کیا کرے۔ (طبِ نبویؐ)

ویسے بھی شریعتِ مطہرہ نے ہر عمل میں اعتدال کو پسند کیا ہے۔
اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ جماع کے معاملہ میں اعتدال کا پیمانہ کیا ہو۔ اس بارے میں حکماء کی رائے ہے کہ ہر وہ خواہشِ جماع جس کا محرک کوئی خارجی شے مثلاً۔ حسین و جمیل عورتوں کا نظارہ۔ فحش باتیں۔ عُریاں عورتوں کی تصویریں کا دیکھنا نہ ہو بلکہ حقیقتاً جماع کا تقاضہ ہو اور فریقِ ثانی بھی آمادہ ہو تو ایسا جماع سکون و نشاط کا سبب ہوتا ہے اسکے برخلاف جماع کرنے سے کمزوری پیدا ہوتی ہے۔ ایک صحبت کے بعد دُوسری صحبت میں کتنا وقفہ ہو، اس بارے میں ہر آدمی کو اپنی قوتِ باہ کا لحاظ کرتے ہوئے ہفتہ، دو ہفتہ، تین ہفتہ یا

ایک ماہ میں ایک بار کرنا مناسب ہے ۔ یہ وقفہ موجودہ دور کے اعتبار سے ہے ، جبکہ اچھی اور مقوی غذائیں ہر ایک کو میسر نہیں ہیں ۔

حضرت مولانا سعید الدین عثمانی رحمۃ اللہ نے رفاہ المسلمین میں لکھا ہے کہ چار روز کے عرصہ میں ایک دو بار مجامعت کیا کرے اور جو عورت کی خواہش ہو تو زیادہ میں بھی مضائقہ نہیں ۔ اس واسطے کہ زوجہ کی خاطرداری واسطے تحسین اور حفاظت فرج کے واجب ہے کہ مبادا طبیعت اس کی کسی اور کی طرف راغب ہو جائے اور خیالِ بد گزرے یہ صرف حالات کے لحاظ سے ایک مشورہ ہے تاکہ کسی اور معاشرتی نقصان میں مبتلا نہ ہو ورنہ کثرتِ جماع سے پرہیز صحت کے لئے مفید ہے ۔ کثرتِ جماع کا ایک بڑا نقصان یہ ہوتا ہے کہ سرعتِ انزال کی شکایت پیدا ہو جاتی ہے تمام رات میاں بیوی کا ایک ہی بستر پر سونا اگرچہ شرعاً جائز ہے مگر ہمیشہ ایک ساتھ سونا بھی کثرتِ مباشرت کی طرح نقصان دہ ہے ۔ اس سے بھی ضعفِ باہ پیدا ہوتا ہے ۔

سرعتِ انزال کا نقصان

سرعتِ انزال اس حالت کو کہتے ہیں کہ مرد جیسے ہی صحبت کا ارادہ کرے یا صحبت شروع کرے اور اس کو انزال ہو جائے یا ایک آدھ منٹ میں ہو جاوے

جبکہ یہ وقفہ اوسطاً ۲-۳ منٹ کا ہونا چاہیئے ۔ اگر مرد کو سرعتِ انزال کی شکایت ہو جاوے تو اس صورت میں عورت کی سیری نہیں ہوتی کیونکہ اس کو انزال نہیں ہوتا اور یہ حالت عورت کے لئے تکلیف دہ ہوتی ہے ۔ اور ایک نقصان یہ بھی ہے کہ اولاد نہیں ہوتی ۔

اس مرض کا سبب منی کا پتلا ہونا ، عضوِ مخصوص کی حس کا بڑھ جانا یا عضو کی نسوں میں ڈھیلا پن آجانا ہوتا ہے ۔ اگر منی پتلی ہو گئی ہو تو مغلظ منی غذائیں استعمال کی جاویں اور عضو کی نسوں میں ڈھیلا پن پیدا ہو جاوے تو طلاء وغیرہ کا استعمال کیا جاوے ۔

بقول حکیم رازی ، کثرتِ جماع بڈھوں کو موت کی نیند سلاتا ہے ۔ جوانوں کو بوڑھا ۔ موٹوں کو دبلا اور دبلے آدمیوں کو مردہ بناتا ہے ۔ بس بغیر شہوتِ صادق انتشارِ کامل جماع نہ کرنا چاہیئے ۔

قوتِ باہ اور شہوت کی کمی و زیادتی

ہر مرد و عورت میں شہوت یکساں نہیں ہوتی ہے کسی مرد میں شہوت بہت زیادہ اور کسی مرد میں بہت کم ہوتی ہے اور یہی حال عورتوں کا ہے کہ کسی عورت میں شہوت

زیادہ اور کسی میں بہت کم ہوتی ہے۔ علاقائی آب و ہوا اور غذاؤں کو بھی اس میں بڑا دخل ہے۔ بعض گرم علاقوں مثلاً عرب کے لوگوں میں شہوت زیادہ اور سرد علاقوں میں نسبتاً کم ہوتی ہے مگر عورتوں میں بمقابلہ مرد کے کم ہوتی ہے۔

فعل جماع کی انجام دہی کے لئے جو قوت درکار ہوتی ہے اُسے قوتِ باہ کہتے ہیں۔ جس شخص میں یہ قوت جتنی زیادہ ہوتی ہے اتنا ہی اس عملِ مجامعت سے فریقین کو نشاط زیادہ حاصل ہوتا ہے اور اگر مرد میں یہ قوت باہ کمزور ہو اور عورت میں شہوت زیادہ ہو تو ایسی حالت میں اکثر عورت کو آسودگی نہیں ہوتی ہے۔ اگرچہ مرد کی ہوس اِس جماع پوری ہو جاتی ہے۔ بسا اوقات اِس نامکمل جماع سے جس میں عورت کو انزال نہیں ہو پاتا ہے، عورت کو ناگوار معلوم ہوتا ہے اور اعصابی بیماریاں، ہسٹیریا وغیرہ میں مبتلا ہو جاتی ہیں۔ جماع سے بے رغبتی اور شوہر سے نفرت کرنے لگتی ہیں۔ کثرتِ جماع سے بھی قوتِ باہ کمزور ہو جاتی ہے۔ ایسی صورت میں مرد کو علاج کی طرف متوجہ ہونا چاہئے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی ارشاد فرمائی ہوئی ہدایتوں سے فائدہ اُٹھانا چاہئے اور دواؤں کے بجائے غذاؤں سے کمزوری کو دُور کرنا چاہئے۔

اِس زمانہ کے اشتہاری حکیم ڈاکٹر جو اپنے کو SEX EXPERT لکھتے ہیں یا اخبارات میں دواؤں کے اشتہارات دیتے ہیں اِن کی دواؤں میں

اکثر افیون، دھتورہ، بھنگ، سنکھیا وغیرہ زہریلی اشیاء شامل ہوتی ہیں جن سے فوری طور پر امساک تو ضرور ہوتا ہے مگر بعد کو نقصان ہوتا ہے اور ان کا مسلسل استعمال جلد قبر کے گڑھے تک پہونچا دیتا ہے

غذاؤں کے ذریعہ آہستہ آہستہ جو قوت پیدا ہوتی ہے اس میں استحکام ہوتا ہے

نکتہ کی بات

جو شخص مندرجہ رسالہ ہٰذا ہدایتوں کے مُطابق وظیفۂ زوجیت ادا کرے اور ہمیشہ بعد فراغت کسی مرغن غذا کے چند لقمے کھانے کی عادت بنالے تو اُس کو کبھی جماع کا ضرر محسوس نہ ہوگا اور ہر قسم کے ضُعف سے محفوظ رہے گا۔

مقوی غذا باعتبار موسم انڈوں کا حلوہ۔ گاجر کا حلوہ۔ ماء اللحم دودھ میں ملاکر، دودھ میں شہد ملاکر یا چھوارے دُودھ میں اوٹاکر، کھویہ کی برفی، بالائی وغیرہ جو بھی مل سکے۔ اگر کوئی بھی چیز میسر نہ ہو تو کم از کم دو تین تولہ گڑ ہی کھا لیا کرئے۔

اقوالِ اطبا یا حکمت کی باتیں

- کسی غیر طبعی طریقہ سے جماع کرنا اور منی نکلتے وقت اُس کو روکنا سوزاک اور دوسرے پیشاب کی نالی کے امراض پیدا کرتا ہے۔
- حالتِ جنابت یعنی صحبت کے بعد غسل کرنے سے پہلے غذا کھالینا نسیان (بھول) کا مرض پیدا کرتا ہے۔
- حسین عورتوں کا ہر وقت خیال رکھنا۔ عشقیہ افسانوں اور ناولوں کا پڑھنا۔ ننگی تصویریں دیکھنا۔ شہوت بڑھانے والے مناظر کا تصور اور اس دور کی سب سے بڑی لعنت بلو پرنٹ نام سے موسوم حیا سوز فلمیں دیکھنا، سُرعتِ انزال اور رقتِ منی وجریان کے امراض پیدا کرتے ہیں۔
- مجامعت کم ہی کرنا ہر حال میں بہتر ہے کیونکہ مجامعت میں جو چیز خرچ ہوتی ہے وہی روغنِ حیات ہے۔ چراغِ عمر اسی سے روشن رہتا ہے۔
- مرد و عورت کا ہمیشہ ایک ہی بستر میں سونا ضعفِ باہ پیدا کرتا ہے۔
- سُرعتِ انزال سے بچنے کے لئے کھٹی چیزیں زیادہ نہ کھایا کریں۔

- بخار کی حالت میں جماع کرنے سے بدن میں حرارت بس جاتی ہے اور دق کی صورت اختیار کرلیتی ہے۔
- صحبت کے بعد کوئی مرغن و شیریں غذا از قسم انڈے کا حلوہ۔ گاجر کا حلوہ۔ شہد آمیز دودھ یا میوہ جات کا آمیزہ کھالینے سے قوتِ باہ کم نہیں ہوتی۔ اگر یہ کچھ میسر نہ ہو تو ۲-۳ تولہ گڑ ہی کھالیں مگر پاکی حاصل کرنے کے بعد ہی کھانا بہتر ہے
- کسی غیر کے مکان میں یا کسی ایسی جگہ جہاں اچانک کسی کے آجانے کا خوف ہو صحبت نہ کریں۔ ایسی حالت میں لطفِ صحبت حاصل نہیں ہوتا اور کمزوری پیدا ہوتی ہے۔
- بھرے پیٹ کی حالت میں صحبت کرنے سے اوّل تو انزال جلد ہوتا ہے دوسرے ضعفِ معدہ۔ ضعفِ ہضم، ورم جگر ورم شکم وغیرہ امراض پیدا ہوجاتے ہیں۔ کھانا کھانے کے ۳-۴ گھنٹے بعد صحبت کرنا چاہیئے
- پیشاب زور سے معلوم ہونے کے وقت صحبت کرنے سے مثانہ اور پیشاب کی نالی میں امراض پیدا ہوجاتے ہیں اور پاخانہ زور سے معلوم ہوتے وقت جماع کرنے سے بواسیر وغیرہ امراض مقعد لاحق ہوجاتے ہیں۔

- آنکھیں دُکھنے کی حالت میں صحبت کرنے سے آنکھوں میں زخم اور سفیدی پیدا ہو جاتی ہے۔
- نشہ کی حالت میں صحبت کرنا تمام بدن میں فساد کا باعث ہوتا ہے اور اکثر وجع المفاصل گٹھیا Rehumatic Pain پیدا ہو سکتا ہے
- جس رات مرد کا ارادہ صحبت کرنے کا ہو تو اپنی عورت سے صبح ہی اس کا ذکر کر دے تاکہ وہ اپنے جسم کو پاک صاف کر لے اور موئے زہار دُور کرے اور خود کو آراستہ کرے بیشتر اطلاع سے عورت پر بھی شوقِ جماع مستور ہو جاتا ہے تو دونوں کو صحبت کا پورا لطف و سُرور حاصل ہوتا ہے۔
- اگر جماع کے وقت پیشاب کا شدید تقاضہ نہ ہو تو خواہ مخواہ پیشاب نہ کریں ورنہ عضو کا انتشار و خیزش جلد ختم ہو جائے گی۔
- اگر عورت جماع سے قبل پیشاب کر کے ٹھنڈے پانی سے استنجا پاک کرے تو جلد شہوتناک ہو جاتی ہے۔ اور جلد منزل ہو جاتی ہے۔ نیز فرج میں کچھ تنگی بھی آجاتی ہے جو زیادتی لذت کا سبب ہوتی ہے

~.~.~.~.~

دو مردوں یا دو عورتوں کو ایک ہی بستر میں سونے کی ممانعت

اسلامی تعلیمات نے انسانی زندگی کی جزویات تک اپنی روشنی پھیلائی ہے اور کوئی گوشہ ایسا نہیں چھوڑا جہاں اس کی ہدایات نے مشعلِ راہ نہ دکھائی ہو۔

اس دَور کی عام خباثتوں میں، ہم جنسی کی خباثت بھی ہے نہ صرف مَردوں میں بلکہ عورتوں میں بھی ہم جنسی کی لعنت داخل ہونے لگی ہے۔ اور نئی تہذیب کے یہ گندے انڈے حیاتِ انسانی کو نئی روشنی کے نام پر اور نئی تعلیم کے سائے میں برباد اور فضا کو مسموم بنا رہے ہیں۔ جن حضرات نے عصمت چغتائی کا افسانہ "لحاف" (جو ایک حقیقت بتائی گئی ہے) پڑھا ہے ان کو معلوم ہے کہ دو عورتیں ایک لحاف میں کیا کیا حرکتیں کر سکتی ہیں۔ اِن نازیبا حرکات کا یہاں بیان کرنا مناسب نہیں ہے مگر دانش و حکمت کے بے بہا خزانہ احادیث نبوی میں ان کے سدِ باب کی صورتیں بتا دی گئی ہیں تاکہ احتیاطی تدابیر اختیار کر کے

ان برائیوں کو جو انسانی اختلاط کی مختلف شکلوں میں رونما ہوتی ہیں، سماج کو تباہ نہ کر سکیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک ہی بستر میں دو مردوں یا دو عورتوں کو ایک ساتھ سونے کی ممانعت فرمائی ہے۔ برہنہ حالت میں ایک عورت کا دوسری عورت سے بدن مس کرنا بھی منع ہے۔

حضرت ابو سعید خدری رضؓ سے روایت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ کوئی مرد کسی مرد کو ننگا نہ دیکھے اور نہ کوئی عورت کسی عورت کو برہنہ دیکھے اور نہ دو مرد ایک بستر اور ایک کپڑے (چادر یا لحاف) میں سوئیں اور نہ دو عورتیں ایک کپڑے میں سوئیں (مشکوٰۃ شریف جسم کے پوشیدہ حصوں کے دیکھنے کے باب میں)۔ نیز ریاض الصالحین میں واضح الفاظ کے ساتھ حدیث میں دس سال سے زیادہ عمر کے بچوں کو الگ الگ بستروں پر سلانے کی ہدایت آئی ہے اور یہ حکمت و مصلحت ہر ذی ہوش کے سمجھ میں آنے والی ہے۔ بدن سے بدن کے مس ہونے میں جو لذت آفرینی ہے اس کا سدِ باب اور پیشگی ازالہ ان حدیثوں کے ذریعہ ہوتا ہے اور مرض کے پیدا ہونے سے پہلے اسبابِ مرض کا تدارک ہے۔ احتیاط کا تقاضہ یہ ہے کہ اس زمانے میں سختی سے ان انمول ہدایتوں پر عمل کیا جائے اور سمجھدار بچوں اور سمجھدار

بچوں کو سختی کے ساتھ علیحدہ علیحدہ بستروں میں سونے سلانے کا اہتمام کیا جائے۔

لواطت یا اغلام بازی

ایک مرد کا کسی دوسرے مرد یا لڑکے کے ساتھ منہ کالا کرنا اور اپنی شہوت کی آگ کو بجھانا لواطت یا اغلام کہلاتا ہے۔ یہ خبیث عادت سب سے پہلے حضرت لوط علیہ السلام کی قوم میں پیدا ہوئی کہ جس کو حضرت لوط علیہ السلام نے اللہ کے حکم سے روکنے کی کوشش کی اور ہر طرح سمجھایا مگر جب قوم کسی طرح نہ مانی تو عذاب الٰہی نازل ہوا اور ان ظالم و نافرمانوں کی ساری بستی تہ و بالا کر دی گئی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اللہ رب العزت کی جس قدر ناراضگی اس فعل بد کے کرنے والوں پر ہوتی ہے کسی اور گناہ پر نہیں ہوتی۔ (اللہ محفوظ رکھے)۔

اس دور میں امریکہ و انگلینڈ وغیرہ ممالک میں جو سائنس کی ترقیات کی بنا پر اپنے کو سب سے زیادہ مہذب اور اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اس فعل بد کے کرنے والے زیادہ ہو گئے ہیں اور اس کو کوئی عیب و گناہ نہیں سمجھا جا رہا ہے جس کے نتیجہ میں رب العزت کی طرف سے ایڈز نام کی انتہائی ہلاکت خیز بیماری عذاب بن کر نازل ہوئی ہے۔ ایڈز کی بیماری میں مبتلا ہونے والوں میں غالب اکثریت اغلام

کرنے اور کرانے والوں کی ہے۔

چونکہ یہ فعل منشائے قدرت کے خلاف ہے۔ اس لئے اس کے فاعل و مفعول دونوں کو دنیا میں بھی اس کی سزا بھگتنا پڑتی ہے۔ فاعل کا عضوِ تناسل ٹیڑھا، پتلا اور کمزور ہو جاتا ہے۔ نسوں میں غیر معمولی کھنچاؤ سے خرابی پیدا ہو جاتی ہے اور پھر وہ عورت کے قابل نہیں رہتا اور مفعول کی مقعد کے حلقے جو پاخانہ روکنے کے لئے بنائے گئے ہیں باہر کی طرف سے بے جا دباؤ پڑنے سے کمزور ہو جاتے ہیں اور اُن میں پاخانہ روکنے کی قدرتی صلاحیت بھی ناقص ہو جاتی ہے۔ دیکھنے میں آیا ہے کہ اس کے مفعول کو کچھ عرصہ بعد ایسی عادت ہو جاتی ہے کہ وہ خود ایسا کرانے کے لئے لوگوں پر مال خرچ کر کے اپنی آگ بجھاتا ہے ہو سکتا ہے کہ مرد کی منی کے کیڑے اُس کے مقعد میں ایسی خارش یا گدگداہٹ پیدا کرتے ہوں کہ وہ ایسا کرانے کے لئے مجبور ہو جاتا ہو۔

مردوں کے جلق، اغلام کی طرح عورتوں میں غیر فطری طریقے

شریعت کے احکام مرد و زن کے لئے یکساں ہیں۔ جو باتیں یا افعال مرد کے لئے حرام و ممنوع ہیں وہ اسی طرح عورتوں کے لئے بھی حرام و ممنوع ہیں

چونکہ عورتوں میں بھی مردوں کی طرح جماع غیر فطری پایا جاتا ہے اور کیوں نہ ہو آخر ایک ہی جنس تو ہے اس لئے عورتوں کو بھی اُن مذموم حرکات سے دور رہنا ضروری ہے کیونکہ اُس کے نقصانات و سزائیں دُنیا و آخرت میں یکساں ہیں۔ زیادہ تفصیل اس رسالہ میں نامناسب ہے۔ گھر کے بڑوں کو چاہیئے کہ وہ اپنی معصوم بچیوں، بہنوں، مطلقہ و نوجوان بیوہ عورتوں کی مناسب انداز میں نگرانی رکھیں یا عقدِ ثانی کا انتظام کریں تاکہ وہ محفوظ رہیں۔

مقوی باہ غذائیں

غذا کا قوتِ مردی سے گہرا تعلق ہے جو خوراک ہم روزمرہ کھاتے ہیں وہی معدہ میں ہضم کے عمل کے بعد خون پیدا کرتی ہے اور پھر خون سے جسم کے عمل کے ذریعہ منی یعنی مادہ تولید تیار ہوتا ہے جو زندگی کا جوہر خاص اور لذتوں کا سرچشمہ ہے لہٰذا ہمیشہ ایسی غذاؤں کا اہتمام رکھنا چاہیئے جن سے قوت مردی ہمیشہ قائم رہے اور جسمانی قوت میں بھی فرق نہ آئے نیز دل و دماغ بھی کمزور نہ ہونے پائیں اور باہ کو نقصان پہنچانے والی غذاؤں سے پرہیز کرنا چاہیئے۔

ذیل میں ہر نوع کی مقوی باہ مفرد غذائیں تحریر کی جاتی ہیں۔

اجناس میں — گیہوں، چنا، باقلا، لوبیا، ماش، مونگ، چاول (بشکل پلاؤ بریانی)، تل، بنولہ، مونگ پھلی وغیرہ۔

نباتات میں — پیاز، لہسن، اروی، بھنڈی، شلغم، کدو، چقندر، گاجر، شکرقند، آلو، رتالو، اروی، بھنڈی سونٹھ ادرک، سنگھاڑا خشک، تر، خشخاش، سبوس اسپغول، ڈھانک کا گوند، ببول کا گوند، برگد کا دودھ، ریشہ برگد وغیرہ۔

پھلوں میں — میٹھا آم، انگور شیریں، انار شیریں، کیلا، انجیر سیب، ناشپاتی، امرود، خربوزہ وغیرہ۔

خشک میوہ جات میں — پستہ، بادام، چلغوزہ، مکھانہ چھوارہ، کھجور، کشمش، مویز (منقی) کھوپرا (گری)، زیتون، اخروٹ، خوبانی، فندق وغیرہ۔

حیوانات میں — تمام حلال پرندوں کا گوشت اور اُن کا مغز، چوزہ مرغ، کبوتر، بٹیر، تیتر، لواقاز، مرغابی بطخ اور اُن کے انڈے۔ لوا۔ کنجشک صحرائی (چڑے)، تازہ مچھلی مع مغز

خصوصاً روہو۔

دودھ گائے بھینس۔ دہی۔ مکھن۔ گھی۔ جوان بکرے کا گوشت۔ بکری کے کلیجی۔ گودے دار ہڈیوں کی یخنی۔ جوان بکرے کے خصیے جو حنفیہ کے یہاں مکروہ تحریمی مگر بعض مسلکوں میں حلال۔

مصالحہ جات — لونگ۔ سیاہ مرچ۔ دارچینی۔ زعفران۔ جاوتری۔ جائفل۔ الائچی وغیرہ

باہ کو نقصان پہونچانے والی اشیاء

جن کے کثرتِ استعمال سے بچا جائے

ہر قسم کے ترش پھل۔ اچار۔ چٹنی۔ املی۔ کیت۔ سرکہ۔ نیبو۔ آم کی کھٹائی وغیرہ زیادتی کے ساتھ لال مرچ۔ گرم مصالحہ جات زیادتی کے ساتھ چائے و کافی۔ سونف۔ ہرا دھنیہ وغیرہ۔

چند مفردات کے خصوصی فوائد

خرما و کھجور

خرمے و کھجور کو قوتِ باہ سے خصوصی مناسبت ہے۔ اسی لئے عقدِ نکاح کے موقعہ پر چھواروں کے تقسیم کرنے کا قدیم رواج چلا آرہا ہے۔ چھوارے کا جوشاندہ پیاس کو دفع کرتا ہے۔ اکثر حلوہ جات میں اسی وجہ سے اس کو شامل کیا جاتا ہے۔ طب کی کتابوں میں بھی خرمے کا استعمال باہ کے لئے مفید بتایا گیا ہے۔ معجون آردِ خرما طبِ یونانی کا مشہور مرکب ہے۔

کھجور کے فائدے پچھلے صفحات میں بھی ذکر کئے جا چکے ہیں۔ جو عورت بچہ جنے اُس کے لئے تازہ کھجور سے بہتر کوئی غذا نہیں۔ اگر تازہ کھجور نہ مل سکے تو خشک ہی سہی۔

اگر کھجور سے بہتر کوئی اور چیز ہوتی تو اللہ ربّ العزت حضرتِ مریمؑ کو ولادتِ عیسیٰ علیہ السّلام کے وقت وہی چیز کھلاتا۔ قرآن پاک کی سورۃ مریم میں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرتِ مریمؑ کو حکم فرمایا کہ کھجور کا تنہ پکڑ کر اپنی طرف ہلاؤ تم پر تازہ تازہ پکی کھجوریں گر پڑیں گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ زچہ کے

لئے کھجور سے بہتر کوئی غذا نہیں۔ حکماء نے لکھا ہے کہ کھجور سے نفاس کا خون جس کے ذریعہ اندر کی گندگی خارج ہوتی ہے خوب بہتا ہے اور عورت کے مزاج میں گرمی پیدا ہوتی ہے اور قوت آتی ہے۔ کھجور رگوں کو نرم کرتی ہے اور ولادت سے رگوں میں جو کھچاوٹ سے درد AFTER PAINS ہوتا ہے اُس کو دفع کر دیتی ہے۔

شہد

ابونعیم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک شہد بہت پیارا اور عزیز تھا۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو شہد اس لئے زیادہ محبوب تھا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اس میں شفا ہے اور حکماء نے شہد کے بے شمار فائدے لکھے ہیں۔ نہار منہ چاٹنے سے بلغم دور کرتا ہے۔ معدہ صاف کرتا ہے۔ فضلات کو دفع کرتا ہے۔ سُدّے کھولتا ہے۔ معدہ کو اعتدال پر لاتا ہے۔ دماغ کو قوت دیتا ہے۔ حرارتِ غریزی کو قوی کرتا ہے۔ قوتِ باہ میں تحریک پیدا کرتا ہے۔ مثانہ کے لئے مفید ہے۔ سنگِ مثانہ کو دور کرتا ہے اور پیشاب کے بند ہونے کو کھولتا ہے۔ فالج اور لقوہ کے لئے مفید ہے۔ ریاح خارج کرتا ہے اور بھوک زیادہ لگاتا ہے۔

شہد اور دودھ ہزاروں قسم کے پھولوں اور بوٹیوں کا عرق ہیں۔ اگر تمام جہان کے طبیب جمع ہوکر ایسا عرق تیار کرنا چاہیں تو ہرگز نہیں کر سکتے۔ یہ صرف اللہ تعالیٰ ہی کی شان ہے کہ اپنے بندوں کے لئے ایسے عمدہ اور کثیر الفوائد عرق پیدا فرمائے۔

دودھ

ابو نعیم نے حضرت ابن عباسؓ سے نقل کیا ہے کہ پینے کی چیزوں میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے نزدیک دودھ بہت عزیز تھا۔

فائدہ ۔ علماء نے لکھا ہے کہ اس میں حکمت یہ ہے کہ دودھ قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ بدن کی خشکی دور کرتا ہے اور جلد ہضم ہوکر غذا کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔ منی پیدا کرتا ہے۔ چہرہ کا رنگ سرخ کرتا ہے۔ خراب فضلات کو نکالتا ہے۔ دماغ کو قوی کرتا ہے۔

لہسن

امام جلال الدین سیوطی رحمۃ اللہ علیہ نے جمع الجوامع میں دیلمی سے ایک روایت نقل کی ہے اور دیلمی نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے حدیث نقل کی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے لوگو لہسن کھایا کرو اور اس سے علاج کیا کرو کیونکہ اس میں بیماریوں سے شفا ہے۔

اس حدیث کی صحت میں اگرچہ علماء کو کلام ہے مگر اطباء کے نزدیک لہسن میں بہت فوائد ہیں۔ یہ ورم کو تحلیل کرتا ہے۔ حیض کو کھولتا ہے پیشاب جاری کرتا ہے۔ معدہ سے ریاح نکالتا ہے۔ مرطوب مزاج والوں میں قوت باہ پیدا کرتا ہے۔ منی کو زیادہ کرتا ہے اور گرم مزاج والوں کی منی کو خشک کرتا ہے۔ معدہ اور جوڑوں کے درد کو فائدہ پہونچاتا ہے۔ چہرہ پر رعنائی پیدا کرتا ہے۔ ضیق النفس اور رعشہ میں مفید ہے مگر حاملہ کے لئے اس کا کثرت استعمال نقصان دہ ہے۔ ویدک میں اس کے بے شمار فوائد تحریر کئے گئے ہیں۔ بلکہ اس کو امرت (آب حیات) شمار کیا جاتا ہے۔

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ اس کو کچا کھا کر مسجد میں نہ آیا کرو۔

زعفران

مقوی معدہ اور مقوی قلب و جگر ہے۔ دوسری ادویات میں شامل کرنے سے ان کے اثرات کو تیز اور سریع الاثر بناتی ہے۔ زبردست مقوی باہ ہے۔ دل و دماغ اور بصارت کے لئے بے حد مفید ہے۔

جائفل، جاوتری، دارچینی — بڑی زبردست مقوی و محرک باہ ہیں۔ بوڑھوں کو خصوصیت سے عصائے پیری کا کام دیتی ہیں۔ اعصاب اور جوڑوں کے درد کو مفید ہیں۔

فلفل دراز — جس کو چھوٹی پیپل بھی کہتے ہیں۔ مقوی دماغ۔ مقوی معدہ اور محرک باہ ہے۔ نگاہ کو تیز کرتی ہے۔ فسادِ بلغم کو دور کرتی ہے۔ دودھ میں جوش دے کر پینا مفید ہے۔

خوشبو — خوشبو کا روح انسانی سے خصوصی تعلق ہے۔ اس کا اثر دل و دماغ پر فوراً بجلی کے مانند ہوتا ہے۔ خوشبو طبیعت میں سرور و انبساط پیدا کرتی ہے۔ اسی لئے شادی کے موقع پر دلہنوں کو پھولوں کے گجرے پہنائے جاتے ہیں اور خوشبو میں بسایا جاتا ہے۔ خوشبو اور باہ میں گہرا تعلق ہے اور مقناطیسی کشش ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنے سر اور ریش مبارک پر مشک لگایا کرتے تھے۔ سفر السعادۃ میں لکھا ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جب کوئی خوشبو پیش کرتا تو آپؐ اس کو رد نہ فرماتے اور آپؐ کا ارشاد گرامی ہے کہ اگر کوئی شخص خوشبو دے تو اس کو رد نہ کرے۔

قوتِ باہ کے اضافہ کیلئے غذائیں

ابونعیم نے کتاب الطبؒ میں لکھا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کھجور کو مسکہ (مکھن) کے ساتھ بہت عزیز رکھتے تھے۔

فائدہ ـــــ علماء نے لکھا ہے کہ اس کو کھانے سے قوتِ باہ زیادہ ہوتی ہے۔ بدن بڑھتا ہے آواز صاف ہوتی ہے۔

مسکہ اور شہد ملا کر کھایا جائے تو ذات الجنب[1] کے لئے مفید ہے اور جسم کو فربہ کرتا ہے (طبِ نبویؐ)

حضرت ابوہریرہؓ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیلؑ سے اپنی قوتِ باہ کی شکایت فرمائی تو جبرئیل علیہ السّلام نے کہا کہ آپؐ ہریسہ تناول فرمایا کریں کیونکہ اس میں چالیس مردوں کی قوت ہے۔ (طبِ نبوی)

مذاق العارفین میں بھی یہ حدیث ہے اور حاشیہ پر لکھا ہے کہ ہریسہ کُٹے ہوئے گیہوں۔ گوشت۔ گھی اور مصالحہ ڈال کر پکایا جاتا ہے۔

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نے احیاء العلوم میں لکھا ہے کہ چار چیزیں قوتِ باہ کو

---

[1] ۔ پسلی کا درد (PLEURISY)

بڑھاتی ہیں ۔ چڑیوں کا کھانا (طبِ یونانی کے مایہ ناز لبوب کبیر میں چڑوں کا مغز ہی ڈالا جاتا ہے) ۔ اطریفل کھانا ۔ پستہ کھانا ۔ ترہ تیزک کھانا ۔

ابونعیم بن عبداللہ جعفر سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پشت کا گوشت تمام گوشت سے بہتر ہوتا ہے ۔

(فائدہ) ـــ علماء نے لکھا ہے کہ حکمت اس میں یہ ہے کہ اس گوشت میں قوتِ باہ زیادہ ہوتی ہے ۔ (طبِ نبویؐ)

حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور اُس نے شکایت کی کہ میرے گھر میں اولاد نہیں پیدا ہوتی ۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ علاج تجویز فرمایا کہ تو انڈے کھایا کر ۔

ترمذی وغیرہ میں ام منذر رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت ہے کہ ایک موقع پر انھوں نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے (جبکہ حضرت علیؓ بھی ساتھ تھے) کھجوریں اور چقندر پیش کئے تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علیؓ کو کھجوریں کھانے کو منع فرمایا اور چقندر کے لئے فرمایا کہ اس میں سے کھاؤ ۔ یہ تمہارے لئے مفید ہیں ۔

(فائدہ) ـــ علماء نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کی اُن دنوں آنکھیں دُکھ رہی تھیں اور دُکھتی آنکھ پر کھجور کھانا مُضر ہے اس لئے آپؐ نے حضرت علیؓ کو کھجور کھانے سے

منع فرمایا اور جب آپ کے سامنے چقندر پیش کئے گئے تو آپؐ نے حضرت علیؓ سے فرمایا کہ یہ کھاؤ یہ تمہارے لئے مفید ہے اور تمہاری ناطاقتی کو دُور کر دے گا ۔ اس حدیث سے معلوم ہوا کہ پرہیز کرنا سنت ہے اور یہ بھی معلوم ہوا کہ چقندر کھانے سے کمزوری دُور ہوتی ہے اور قوتِ باہ میں تحریک پیدا کرتا ہے (طبِ نبویؐ)

بعض روایات میں حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے منقول ہے کہ حضورؐ کو حیس بہت پسند تھا ۔

فائدہ ـــ حیس تین چیزوں سے مل کر بنتا ہے ۔ کھجور، مکھن، جما ہوا دہی اس غذا سے بدن قوی ہوتا ہے اور قوتِ باہ میں اضافہ ہوتا ہے ۔

روغنِ زیتون کا کھانا اور مالش کرنا ۔ شہد کھانا ۔ تِل اور کھجور ملا کر استعمال کرنا ۔ کلونجی ۔ لوبیہ وغیرہ بھی قوتِ باہ کو بڑھانے والی اور محرک باہ ہیں ۔ کلونجی اور لہسن بھی قوت باہ کو بڑھاتے ہیں ۔

حضرت ہذیل بن الحکم کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے کہ بدن سے بالوں کا جلد دُور کرنا قوتِ باہ کو بڑھاتا ہے ۔ (طبِ نبویؐ)

اس سے اطباء کے نزدیک زیرِ ناف (ناف کے نیچے) بال مُراد ہیں ۔

ترکِ جماع کی ممانعت

اپنی بیوی سے صحبت کرنا نہ صرف جائز بلکہ باعث ثواب ہے جس طرح جماع کرنا مرد کا حق ہے اوسی طرح عورت کا بھی حق ہے کیونکہ خواہش جماع عورت میں بھی بدرجہ اتم ہوتی ہے مگر بوجہ فطری شرم و حیا کے اِسکا اظہار زبان سے نہیں کرتی۔ قرائن سے عورت کی خواہش کا علم ہونے پر مرد کو ضرور جماع کرنا چاہیئے (بشرطیکہ قدرت ہو) بالکل ترکِ جماع کو فقہا نے ناجائز اور کبھی کبھی جماع کرنے کو ضروری قرار دیا ہے (البریقہ۔ ص ۱۲۷)۔

قرائن سے مراد یہ ہے کہ عورت زیب و زینت اختیار کرے۔ خوشبو لگائے، شوہر کو ترچھی نگاہوں سے دیکھے وغیرہ۔

قدرت کا مطلب یہ ہے کہ صحبت کرنے سے مرد کو ناقابلِ برداشت ضعف و کمزوری لاحق نہ ہو۔ اگر شوہر کو قدرت ہو اور عورت صحبت کا مطالبہ کر رہی ہو تو شوہر پر عورت کی خواہش کا پورا کرنا واجب ہے بشرطیکہ کبھی کبھی مطالبہ کرے۔ (البریقہ شرح الطریقہ ص ۱۲۷)

اگر مرد کو شہوت نہ ہو تو بھی محض شہوت کے نہ ہونے سے جماع کا ترک کر دینا جائز نہیں بلکہ عورت کی خواہش کا پورا کرنا ضروری ہے۔

(فتاویٰ رحیمیہ ص ۳۴۴ بحوالہ غنیہ)

البتہ یہ بات کہ کتنے عرصہ میں عورت کی خواہش پوری کرنا ضروری ہے اس کی تفصیل آگے ملاحظہ فرمائیں۔ اگر مرد بغیر شہوت کے بھی بتکلف بیوی کی خواہش جماع کو پوری کرے گا تو اس کو ثواب ملے گا۔

بقول حکیم بو علی سینا جس طرح کثرت جماع میں خرابیاں ہیں اسی طرح ترکِ جماع میں بھی نقصانات ہیں۔ جو لوگ جماع چھوڑ دیتے ہیں وہ دوران سر۔ آنکھوں کی تاریکی۔ بدن کا بھاری ہونا۔ خصیوں کا ورم جیسے امراض میں مبتلا ہو جاتے ہیں۔

بیوی سے زیادہ عرصہ تک علیحدہ رہنے کی ممانعت

چار ماہ سے زیادہ بیوی سے علیحدگی اور صحبت نہ کرنے کو فقہا نے منع فرمایا ہے کیونکہ عورت میں قوت صبر چار ماہ سے زیادہ نہیں ہوتی ہے جیسا کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے ساتھ پیش آئے واقعہ سے پتہ چلتا ہے جو اس طرح پر ہے کہ ایک بار امیر المومنین حضرت عمرؓ رات کو مدینہ کی گلیوں میں گشت فرما رہے تھے تو ایک مکان سے کسی جوان عورت کے گانے کی آواز سنی جو کچھ عشقیہ اشعار گا رہی تھی جن کا مفہوم کچھ اس طرح پر تھا کہ "خدا کی قسم اگر مجھے خوفِ خدا نہ ہوتا تو آج چارپائی کی پٹیاں چرچرانے لگتیں" امیر المومنین کو اشعار سنکر کچھ شک ہوا اور دروازہ کھولنے کا

حکم دیا اور جب دروازہ نہیں کھلا تو آپ دیوار پھاند کر اندر داخل ہوئے تو وہاں صرف ایک عورت کو پایا کوئی مرد نہ تھا۔ دریافت پر عورت نے بتایا کہ اس کا شوہر کافی عرصہ ہوا جہاد میں گیا ہوا ہے جس کی جدائی سے بیچین ہو کر وہ یہ اشعار گا رہی تھی۔ یہ سنکر حضرت عمرؓ اپنی صاحبزادی ام المومنین حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لے گئے اور ان سے فرمایا کہ بغیر شرم و لحاظ کے بتاؤ کہ شادی شدہ عورت بغیر شوہر کے کتنے دن صبر کر سکتی ہے۔ جواب میں ام المومنینؓ نے نیچی نگاہ کر کے ہاتھ کی چار انگلیاں اٹھا دیں جس سے آپ نے سمجھ لیا کہ عورت بغیر شوہر کے چار ماہ تک صبر کر سکتی ہے پس آپ نے جہاں جہاں اسلامی لشکر جہاد پر تھے حکمنامے جاری فرمائے کہ شادی شدہ فوجیوں کو چار ماہ ہونے پر اپنے گھر جانے کی اجازت دیدی جائے۔

مسئلہ۔ اگر عورت اپنے شوہر کے چار ماہ سے زائد عرصہ تک دور رہنے پر راضی ہو جائے تو چار ماہ سے زائد علیحدگی میں بھی کوئی مضائقہ نہیں بلکہ ایک سال بھی اگر شوہر قریب نہ جائے تو جائز ہے (شامی)

جماع سے متعلق دوسرے ضروری مسائل

مسئلہ۔ چھوٹی کم عمر بیوی جو جماع کا تحمل نہ کر سکتی ہو یا ایسی بیمار بیوی جس کو جماع سے نقصان ہوتا تو اس صورت میں بھی جماع کرنا درست نہیں ہے۔ البریقہ شرح الطریقہ صـ ١٢٦٨/١

مسئلہ۔ ایسی بیمار بیوی جس سے جماع کرنے میں اسے کسی ضرر کا اندیشہ تو نہ ہو مگر غسل کرنے سے ضرر ہو تو ایسی حالت میں جماع کر سکتے ہیں اور عورت بجائے غسل کے تیمم کر لے۔ البریقہ۔ صـ ١٢٦٨

مسئلہ۔ جماع کے دوران کسی اجنبیہ یعنی کسی نامحرم عورت کا تصور ہرگز نہ کرے ایسا کرنا سخت گناہ ہے اور یہ بھی ایک قسم کا زنا ہے۔ المدخل جـ ٢ صـ ١٩٩

مسئلہ۔ جماع کے لئے ایسا مقام ہونا چاہیئے جہاں کوئی دوسرا شخص مرد عورت سمجھدار بچہ یا بوڑھا نہ ہو۔ بعض علما نے ناسمجھ بچوں۔ جانوروں یا سوئے ہوئے لوگوں کی موجودگی میں بھی جماع کرنے کو منع فرمایا ہے۔ المدخل جـ ٢ صـ ١٨٨

مسئلہ۔ جس طرح شوہر کو حالتِ حیض و نفاس میں صحبت کرنا جائز نہیں اسی طرح عورت پر بھی لازم ہے کہ وہ مرد کو جماع نہ کرنے دے طحطاوی صـ ٦٨

مسئلہ۔ اگر عورت حائضہ ہے تو عورت پر واجب ہے کہ اپنی حالت سے شوہر کو باخبر کر دے تاکہ شوہر صحبت نہ کرے ورنہ عورت

گنہگار ہوگی۔ (طحطاوی ص۷۸)

مسئلہ۔ شوہر کا بیوی سے اور بیوی کا شوہر سے کوئی پردہ نہیں مرد اپنی بیوی کا سر سے لیکر پیر تک سارا بدن دیکھ اور چھو سکتا ہے اسی طرح عورت کو مرد کے ہر حصۂ بدن کو دیکھنا اور ہاتھ سے چھونا جائز ہے خواہ شہوت کے ساتھ ہو یا بغیر شہوت کے۔ بدائع ص ۱۱۹/۵

مسئلہ۔ میاں بیوی کو ایک دوسرے کے ہر حصۂ بدن حتیٰ کہ شرمگاہ کا دیکھنا جائز تو ہے مگر بغیر ضرورت کے مقام مخصوص کا دیکھنا اور چھونا خلاف اولیٰ اور مکروہ ہے۔ عالمگیری ص ۲۲۷ ج ۵

حدیث شریف میں آیا ہے کہ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی وفات ہوگئی لیکن نہ کبھی آپ نے میرا ستر دیکھا اور نہ میں نے آپ کا ستر دیکھا۔ مشکوٰۃ والبریقہ ص۱۲۰۲ آداب الصالحین ص۳۸

مسئلہ۔ زمانۂ حج میں حاجی مرد یا عورت کسی کے لئے مباشرت کرنا جائز نہیں۔

مسئلہ۔ مباشرت کے عمل سے فراغت کے بعد اختیار ہے خواہ وضو کرکے سوئے یا غسل کرکے لیکن غسل کرکے سونا افضل ہے۔ زاد المعاد ص۱۵۰ ج۲

مسئلہ۔ مباشرت کے وقت اگر ہاتھ میں ایسی انگوٹھی ہو جس پر اللہ کا نام کندہ ہو تو اس کو بھی اتار دیں۔

غسل جنابت کا طریقہ

جب رات کو میاں بیوی ہمبستر ہوں تو صبح کو نماز فجر سے پہلے پہلے اور اگر دن میں یہ عمل ہو تو اگلی نماز سے پہلے پہلے مرد و عورت دونوں کو غسل کرنا ضروری ہے اسی غسل کو غسل جنابت اور غسل نہ کرنے تک ناپاکی کی حالت میں رہنے کو حالت جنابت یا جنبی ہونا کہتے ہیں۔

غسل جنابت میں بہت اہتمام کی ضرورت ہے مرد عورت دونوں ہی اپنے جنسی اعضا کی صفائی میں احتیاط سے کام لیں۔ مرد اپنے عضو کو اچھی طرح دھوئے کہیں ایسا نہ ہو کہ کھال میں منی جمی رہ جائے اور اسی طرح عورت اپنی شرمگاہ کی اچھی طرح صفائی کرلے غسل سے پہلے پیشاب کرلینا بھی بہتر و مناسب ہے۔ ان مقامات ناپاکی کو دھونے کے بعد وضو کرلے پھر تمام بدن پر پانی ڈال کر ہاتھوں سے اچھی طرح ملے تاکہ کوئی حصہ جسم خشک نہ رہ جائے بالوں کی جڑوں تک پانی پہونچ جائے بغلیں۔ ناف اور کان کے سوراخ تک باہر کا حصہ پانی سے تر ہوجائے اس کے بعد سارے جسم پر پانی بہائے۔ غسل میں تین فرض ہیں ایک ایک بار (۱) منھ بھر کر کلی یا غرارہ کرنا۔ (۲) ناک کے نرم حصہ تک پانی پہنچانا۔ اور (۳) پورے بدن پر ایک بار اس طرح پانی بہانا کہ بال برابر حصہ بھی خشک نہ رہے۔ اور یہ

تینوں عمل تین تین بار کرنا سنت ہے۔ سوتے میں احتلام ہو جائے یا جاگتے کی حالت میں بغیر صحبت کے انزال ہو جائے۔ یا محض بوس و کنار کی حالت میں ہی شہوت کے ساتھ منی خارج ہو جائے تو بھی غسل فرض ہو جاتا ہے۔ عورت کی فرج میں مرد کی سپاری داخل ہونے پر خواہ انزال نہ ہو دونوں پر غسل فرض ہو گیا۔ جو عورتیں یا مرد نماز پنجگانہ کے عادی نہیں ہیں محض کاہلی یا جھوٹی شرم و حیا سے غسلِ جنابت کئے بغیر کئی کئی دن گزار دیتے ہیں یہ بڑی نحوست اور بے برکتی کی بات ہے جنبی کے گھر سے رحمت کے فرشتے بھی دور رہتے ہیں۔

فرنچ لیدر (نرودھ) F.L

عزل یا نرودھ کا استعمال

موجودہ زمانے میں فیملی پلاننگ کے پروپیگنڈے سے متاثر ہو کر مسلم و غیر مسلم سب ہی کم و بیش ایف ایل کا استعمال کرنے لگے ہیں۔ لہٰذا ضروری ہوا کہ اس پر بھی کچھ روشنی ڈالدی جائے۔

واقعاتِ صحابہ رضی اللہ عنہ سے معلوم ہوتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی لوگ اولاد کی پیدائش کو روکنے کے لئے عزل کیا کرتے تھے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کو منع نہیں فرمایا۔

عزل اسے کہتے ہیں کہ جب صحبت کرنے کی حالت میں مرد یہ محسوس کرے کہ اب انزال ہونا قریب ہے تو وہ اپنے عضو کو عورت کی فرج سے باہر نکال کر منی کو فرج کے باہر گرا دے۔ اس طرح جب منی شرمگاہ میں نہیں پہونچتی تو پھر استقرار حمل کا سوال ہی نہیں اور یہی بات نرودھ یا فرنچ لیدر (ربڑ کی تھیلی) جو مجامعت کے وقت مرد اپنے عضو پر چڑھا لیتے ہیں) کے استعمال سے بھی ہوتی ہے کہ منی اس ربڑ کی تھیلی میں رہتی ہے عورت کی فرج میں نہیں پہونچتی ہے۔

حضرت امام غزالیؒ نے احیاء العلوم میں یوں لکھا ہے کہ ایک روایت صحیح حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے یہ بھی ہے کہ ایک شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے اور عرض کیا کہ میرے پاس ایک لونڈی ہے کہ وہ خدمت کرتی ہے اور درختوں کو پانی دیتی ہے اور میں اس سے صحبت کرتا ہوں اور یہ نہیں چاہتا کہ اس کو حمل رہے اس لئے عزل کر لیتا ہوں۔ آپؐ نے ارشاد فرمایا (تو چاہے تو اس سے باہر انزال کر مگر جو کچھ اس کے لئے مقدر ہے وہ اس کو پہونچ کر رہے گا) پھر وہ شخص چند روز کے بعد حاضر خدمت ہوا اور عرض کیا کہ وہ لونڈی تو حاملہ ہو گئی آپ نے فرمایا میں نے تو کہدیا تھا کہ جو کچھ اس کے مقدر میں ہے وہ اس کو پہونچیگا (بخاری)

اس واقعہ کو یا اس جیسے کسی دوسرے واقعہ کو ایک مصری عالم علامہ یوسف القرضاوی نے ان الفاظ میں قلمبند کیا ہے :

ایک حدیث میں ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ میری ایک لونڈی ہے جس سے میں عزل کرتا ہوں مجھے اس سے وہی رغبت ہے جو مردوں کو عورتوں سے ہوتی ہے لیکن میں اس بات کو پسند نہیں کرتا کہ وہ حاملہ ہو جائے یہود عزل کو موودۃ صغریٰ (ایک درجہ میں قتل اولاد) سے تعبیر کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود غلط کہتے ہیں اگر اللہ رب العزت بچہ پیدا کرنا چاہیں تو تم روک نہیں سکتے "

چنانچہ واقعات اس امر کے شاہد ہیں کہ استقرار حمل روکنے کے لئے بعض لوگوں کی ساری احتیاطیں اور تدابیر فیل ہوئیں اور حمل استقرار پا گیا اور باوجود کوششوں کے اسقاط بھی نہیں ہوا۔

مرد کی منی کے ایک قطرہ میں لاکھوں جراثیم ہوتے ہیں جو مرد کے عضو میں چمٹے رہ جاتے ہیں اور مرد انزال باہر کرنے کے بعد پھر صحبت کر لیتے ہیں اس طرح وہ عضو میں چمٹے ہوئے جراثیم عورت کے جسم میں منتقل ہو جاتے ہیں اور استقرار حمل ہو جاتا ہے اور انسان کی ساری کوششیں بیکار ثابت

ہوتی ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کی پیدائش اور فرعون کی تدابیر اہلِ ایمان کیلئے مشعلِ ہدایت ہیں۔ پس جو لوگ مانع حمل تدابیر اختیار کریں گے وہ

~ جی کے بہلانے کو غالب یہ خیال اچھا ہے

کے مصداق ہوں گی۔

اب رہا یہ سوال کہ عزل یا نرودھ کا استعمال شرعاً جائز ہوگا یا ناجائز اس بارے میں فقہا کی رائیں مختلف ہیں اور ہر مسلک والے کو اپنے مسلک کے فقہا کی رائے پر عمل کرنا چاہیئے۔

حنفی عالم حضرت شاہ اسحاق صاحب دہلوی نے جو خاندان شاہ ولی اللہ کے مشہور عالم دین ہیں آج سے بہت پہلے اپنی کتاب مسائل اربعین (اردو ترجمہ رفاہ المسلمین) میں تحریر فرمایا ہے کہ اپنی باندی (جس کا اب وجود نہیں ہے) سے بلا اجازت عزل جائز ہے لیکن حرہ آزاد عورت بیوی سے بلا اجازت عزل کرنا جائز نہیں۔ اس لئے کہ لذت میں بھی عورت کا حصہ ہے فائدہ۔ منی عورت کی فرج میں گرنے سے عورت کو ایک خاص قسم کی لذت محسوس ہوتی ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد گرامی سے جب یہ بات معلوم ہو گئی کہ آدمی

کی ساری کوششیں اللہ کی مشیت کے خلاف کارگر نہیں ہوتیں تو پھر اس سعی لاحاصل سے اجتناب ہی بہتر ہے۔

مانع حمل تدبیروں میں سب سے زیادہ آسان طریقہ یہ ہے کہ حیض سے فارغ ہونے کے بعد ایک ہفتہ اور حیض شروع ہونے سے پہلے ایک ہفتہ طبی اعتبار سے محفوظ ایام تسلیم کئے گئے ہیں کہ ان ایام میں عورت سے صحبت کرنے میں استقرار حمل نہیں ہوتا ہے کیونکہ ان دنوں میں عورت کے جسم میں بیضہ (OVA) نہیں ہوتا ہے۔

ایام حیض سے فراغت پر اگر عورت ہومیوپیتھک دوا نیٹرم میور نمبر ایک ہزار کی ایک خوراک سوتے وقت کھالے تو اگلے حیض تک نطفہ قرار نہ پائے۔ تقریباً ۸۰ فیصد کامیاب ہے

قوت باہ سے متعلق نسخہ جات

چونکہ پہلے ایڈیشن میں یہ اعلان کیا گیا تھا کہ اگلے ایڈیشن میں قوت باہ سے متعلق آسان و مجرب نسخے بھی تحریر کئے جائیں گے مگر جب اس موضوع پر قلم اٹھایا تو اندازہ ہوا کہ اس کے لئے تو علیحدہ ہی کتاب ہونا چاہئے کہ جس میں جنسی اعضا کی ساخت و افعال نیز جریان و احتلام ضعفِ باہ۔ نامردگی۔ سوزاک۔ آتشک۔ عورتوں

کی بیماریاں سیلان الرحم۔ بانجھ پن۔ شہوت کی کمی اور زیادتی وغیرہ امراض کے متعلق پوری تفصیل یعنی اسباب مرض۔ ان کا علاج۔ پرہیز۔ تدابیر وغیرہ تشریح کے ساتھ بیان کی جائیں چنانچہ انشاء اللہ اس کے لیے جلد ہی دوسرا حصہ پیش کیا جائے گا۔ اس ایڈیشن میں حسب وعدہ عام امراض کی ہومیو پیتھک دوائیں اور یونانی نسخہ جات تحریر کئے جاتے ہیں۔

اس بات کا خاص خیال رکھا جائے کہ ہر دوا کا پورا کورس ۳۰ - ۴۰ یوم استعمال کیا جائے اور دورانِ علاج جماع سے پرہیز بھی کیا جائے۔ ترشی سرخ مرچ گرم مصالحے بہت کم مقدار میں استعمال کیے جائیں۔

یہ نسخہ جات بھی کچھ اپنے تجربہ کے اور کچھ بزرگان دین اور مسلمان حکماء کی بیاض سے لئے گئے ہیں۔

ان کے اجزا ہر جگہ مل جانے والے ہیں۔ ایسی دوائیں نہیں لکھی ہیں کہ جو ہر جگہ نہ مل سکیں یا صحیح نہ ملیں۔ دوا کی تیاری کو دردِ سری نہ سمجھیں۔ نظامِ ہضم کا درست ہونا بھی ضروری ہے۔

مقوی باہ مغلظ منی دوائیں بصورت غذا

پیاز اور اس کے تخم دونوں ہی قوت باہ کے بڑھانے میں بے نظیر ہیں

ان کے اندر ضروری حیاتیں (وٹامن) بکثرت پائے جاتے ہیں جو بدن کو قوت پہونچاتے میں بے مثل ہیں ۔

۱ ۔ ماش کی دال ایک پاؤ کسی کانچ یا چینی کے برتن میں ڈال کر اس پر پیاز کا عرق (اگر سفید پیاز ہو تو زیادہ اچھا ہے) اس قدر ڈالیں کہ دال اچھی طرح تر ہو جائے۔ ایک دن رات اس کو بھیگا رہنے دیں پھر سایہ میں خشک کریں اور اس طرح سات بار تر اور خشک کر کے مثل آٹے کہ باریک پیس کر رکھ لیں اور ہر روز ۲۵ گرام یہ آٹا اور اتنا ہی گھی۔ اتنی ہی کچی شکر یا مصری ملا کر خواہ دودھ پاؤ ڈیڑھ پاؤ کے ساتھ روزانہ صبح کو پھانک لیں یا چولہے پر رکھ کر کھیر سی بنا کر بہ یوم استعمال کریں۔ اس عرصہ میں عورت سے علیحدہ رہیں پھر اسکا اثر دیکھیں

۲ ۔ چنے بڑے دانے کے مندرجہ بالا طریقہ پر سات بار پیاز کے عرق میں بھگو کر اور خشک کر کے آٹا بنا کر ایک تولہ آٹے میں گھی و شکر مساوی ملا کر رات سوتے وقت دودھ کے ساتھ کھالیا کریں۔

۳ ۔ پیاز کا عرق پاؤ بھر اور اصلی شہد پاؤ بھر کو ملا کر پکائیں اور جب عرق جل کر صرف شہد باقی رہ جائے تو بوتل میں بھر لیں ۲ تولہ سے ۳ تولہ گرم پانی یا چار کے ساتھ کھالیا کریں یہ سرد مزاج والوں کے لیے زیادہ مفید ہے۔

۴ چھوارہ اور بھنے ہوئے چنے ہموزن کوٹ کر مثل آٹے کے کریں اور چھان کر پیاز کے عرق میں گوندھ کر اخروٹ کے برابر لڈو بنا کر صبح وشام ایک ایک لڈو کھالیا کریں چاہیں تو بادام پستہ اور چلغوزہ کا اضافہ کریں۔

برائے جریان وسرعت انزال

(ماخوذ از بیاض اشرفی حضرت تھانوی رح)

یہ نسخہ جریان وسرعت انزال کے لئے مجرب ہے اور مادہ تولید کو از سر نو پیدا اور گاڑھا کرتا ہے مگر قبض کرتا ہے لہذا دفع قبض کے لیے گلقند۔ منقہ یا کوئی اور قبض کشا دوا بھی استعمال کریں۔

دیسی مرغی کے بیس انڈوں کو ابال کر ان کی زردی (سفیدی نہیں) اچھی طرح ہاتھوں سے ریزہ ریزہ کر کے ۲۵ تولہ شہد کا قوام کر کے اس میں اچھی طرح حل کر لیں کہ معجون سی ہو جائے پھر اس میں عقرقرحا اصلی (مشکل سے ملتا ہے) لونگ اور سونٹھ ہر ایک ۴۴ ماشہ باریک کر کے چھان کر اس میں ملالیں اور بقدر ایک ایک تولہ صبح وشام کھالیا کریں اگر اس میں ۳ ماشہ زعفران تھوڑے سے عرق کیوڑہ میں حل کر کے ملالیں تو پھر کیا کہنا۔

۵ ۔ حلوائے بیضہ بیضہ : مرغی کا ایک انڈا توڑ کر کسی برتن میں ڈالیں اور اسی

انڈے کے خول میں برابر برابر گاجر کا عرق۔ شہد اور گھی سب کو ملا کر نرم آنچ پر حلوہ سا بنا کر نوش کریں۔ کم از کم ۲۱ یوم استعمال کریں۔ کھٹی۔ بادی چیزوں کا پرہیز کریں دہی و مچھلی کا بھی استعمال بند رکھیں۔ اس دوران صحبت بھی نہ کریں۔ بوڑھے بھی دوبارہ جوانی کی قوت محسوس کریں گے۔

۶- املی کے بیج بقدر ضرورت لیکر چھاچھ میں بھگو دیں جس برتن میں بھگوئیں اس میں تخم املی کے وزن سے دونا لوہا ڈال دیں اس طریقۂ خاص پر وہ تخم دس گیارہ دن میں پھول کر پھٹ جائیں گے تب ان کا اوپر کا چھلکا دور کر کے سایہ میں ذرا خشک کر کے کوٹ لیں۔ جب کسی قدر کٹ جائے تو دھوپ میں خشک کر کے خوب میدہ سا باریک کر لیں۔ تخم املی کے سفوف سے دوچند کھانڈ سفید ملا کر صبح و شام نو۔ نو ماشہ گائے کے دودھ کے ساتھ استعمال کریں۔ ۲۱ دن کے استعمال سے عمر بھر کی شکایت رفع ہو جائے گی۔

مغلظ منی : جب منی پانی کی طرح پتلی ہو جائے تو یہ دوا مفید ثابت ہو گی۔ منی کو گاڑھا اور کافی مقدار میں پیدا کر کے قوت مردمی کو بحال کرتی ہے۔

سنگھاڑہ خشک۔ اسگند ناگوری ہموزن میدہ جیسا باریک سفوف بنا کر ۲-۳ ماشہ صبح و شام ہمراہ دودھ۔

حب مقوی آسان : سفید کیر کی جڑ کی پوست۔ گھونگچی سفید۔ تخم کونچ ۳-

۳ ماشہ لیکر مثل سرمہ کے باریک پیس کر ایک تولہ دیسی موم (شہد کی مکھی والا) پگھلا کر ملا لیں اور خوب کوٹ کوٹ کر نرم کر کے ۹۶ گولی بنا لیں۔ اور ایک ایک گولی صبح و شام دودھ کے ساتھ لیں اور ۲ گولی گرم گھی یا تیل میں حل کر کے عضو پر مالش کر لیا کریں۔ سات یوم میں فائدہ محسوس ہو گا۔

قوت باہ بڑھانے کیلئے عجیب و غریب ترکیب

قوت باہ کے لیے سم الفار (سنکھیا) کا تعارف تحصیل لاحاصل ہے۔ مگر بوجہ زہر ہونے کے اس کا استعمال کرنا ہر ایک کے بس کی بات نہیں مگر ذیل کی ترکیب بالکل بے ضرر اور کیمیائی ہے۔ ہر مزاج کے لئے موافق۔ دودھ گھی خوب ہضم ہوتا ہے باہ اور امساک دونوں کا کامل لطف اٹھایا جا سکتا ہے۔ ہفتہ عشرہ کے بعد ہی آدمی بیتاب ہو جاتا ہے۔ سردی کا موسم اس کے استعمال کے لیے اچھا ہے۔

سم الفار سفید باریک پیس کر رکھ لیں اور بقدر ۲ رتی آگ کے انگارہ پر ڈال دیں جیسے ہی دھواں اٹھے ایک خالی گلاس اس پر اوندھا رکھ دیں۔ دھواں گلاس میں جم جائیگا۔ اس میں گرم دودھ ڈال کر پی جائیں۔ دھوئیں سے آنکھوں کو بچائیں ترشی اور لال مرچ کا پرہیز کریں۔

جریان منی پاخانہ کرتے وقت ذرا زور لگانے پر یا دیسے ہی پیشاب کے

مقام سے لیسدار مادہ خارج ہونے کو جریان کہتے ہیں۔ اس کا سبب قبض۔ نظام ہضم کی خرابی اور منی کا پتلا ہونا ہے پہلے اس کا انسداد کیا جائے۔ اس مرض کے لیے کشتہ بیضہ مرغ یا کشتہ قلعی بہت مفید ہیں۔ کشتہ کے نام سے ڈریں نہیں ہر کشتہ نقصان رساں نہیں ہوتا ہے۔

کشتہ بیضہ مرغ (جو انڈے کے چھلکے سے تیار کیا جاتا ہے) بقدر ۲ رتی ۵۰ گرام ملائی یا ۲۵ گرام مکھن میں رکھ کر روزانہ صبح استعمال کریں۔

کشتہ قلعی ۲ رتی معجون آرد خرمہ ۲ تولہ (بنی ہوئی ملتی ہے) میں ملا کر استعمال کریں۔

ہومیوپیتھی میں اس کے لئے ایسڈ فاس مدر ٹنکچر ۱۰-۱۰ قطرے ایک چمچ پانی میں ڈال کر درمیان غذا استعمال کریں۔ بہت مفید ہے بھوک بڑھاتا ہے۔

سیلان الرحم یا لیکوریا

جس طرح مردوں کو جریان کی شکایت ہوتی ہے اسی طرح عورتوں کے رحم سے بھی ایک چپچپی انڈے کی سفیدی یا ناک جیسی رطوبت نکلتی ہے جس کی وجہ سے عورتوں کی کمر میں درد۔ اعضا شکنی۔ طبیعت گری گری سی رہتی ہے۔ اس کے لئے بھی کشتہ بیضہ مرغ بترکیب بالا مفید ہے۔ گرم مزاج والی مستورات گرم موسم میں شربت

انار کے ساتھ لیں۔

دیگر ہومیوپیتھک دوا

OVATESTA 3X ساختہ ولمار شوبے جرمنی۔ ایک ایک ٹکیہ صبح و شام ہمراہ ۵۰ گرام بالائی یا ڈیڑھ پاؤ دودھ اگر جرمنی نہ ملے تو (American) امریکن خرید لیں اس کی ۳-۳ ٹکیاں ترش چیزوں سے پرہیز کریں۔

نوٹ : رحم سے نکل کر آنے والی ہر رطوبت پر لیکوریا کا اطلاق نہیں ہوتا ہے۔ ورم رحم کی صورت میں بھی ایک پتلی رطوبت مختلف رنگ کی قدرے بدبودار خارج ہوتی ہے۔ مذکورہ بالا دواؤں سے درست نہ ہوگی اس کے لیے ورم رحم کا علاج کرائیں۔

ورم رحم کی علامات یہ ہیں کہ حیض تکلیف سے آتا ہے۔ پیڑو میں درد ہوتا ہے اور اگر ورم زیادہ ہو تو عورت کو صحبت کے وقت تکلیف بھی ہوتی ہے۔

اس کے لیے ہمدرد کا مرحم داخلون استعمال کرائیں یا ارنڈی کے پتے پر ارنڈی کا تیل چپڑ کر پتہ کو آگ کے سامنے گرم کر کے سوتے وقت پیڑو پر باندھ لیا کریں۔ ایک ہفتہ میں کافی فائدہ ہوگا کھانے میں SEPIA 200 (ہومیوپیتھک) سوتے وقت اور BELLADONA 200 صبح کو کھا لیا کریں۔ ساری بادی اشیاء خصوصاً چاول۔ بینگن۔ گوبھی۔ ماش کی دال وغیرہ سے پرہیز کریں۔

ممسک و ملذذ ادویات

بعض شوقین اور تعیش پسند افراد ممسک ادویات کے بل بوتے پر لذت حاصل کرنا چاہتے ہیں اور یہ بھی چاہتے ہیں کہ عورت بھی زیادہ لذت سے لطف اندوز ہو کر ان کی گرویدہ رہے لہٰذا یہ بتانا ضروری ہے کہ اگر ایسی دوائیں مسلسل استعمال کی جائیں تو ان سے شدید نقصانات کا احتمال ہے کیونکہ ایسی دوائیں منی کو خشک کرنے والی اور نشہ آور چیزوں سے تیار ہوتی ہیں جو اعصاب کو انتہائی نقصان پہنچاتی ہیں ہاں اگر اتفاقیہ شوق سے کوئی دوا استعمال کرلی تو کوئی حرج نہیں۔ اس کی مخالفت پر زیادہ زور اس لیے دیا جاتا ہے کہ ایک بار کے استعمال سے اس کی عادت ہو جاتی ہے۔ اس خیال سے اگر کوئی شخص کسی خاص موقعہ کے لیے ممسک و ملذذ دوا کا خواہشمند ہو تو اُس کے لیے ذیل کا نسخہ تیار کرلیں۔

شنگرف رومی ۳ ماشہ افیون خام ۳ ماشہ اجوائن خراسانی ۶ ماشہ دھتورہ کے پکے پھل کے عرق سوا تولہ میں اچھی طرح کھرل کریں اور چنے کے برابر گولی تیار کرلیں۔
ایک گولی ہمراہ دودھ جماع سے ۲ گھنٹہ پیشتر۔

ضروری ہدایات

ممسک دوا اس وقت کھانا چاہیے جب غذا بالکل ہضم ہو جائے یعنی کھانا

کھانے کے ۳۔۴ گھنٹہ بعد۔ اس دن زیادہ نمک مرچ مصالحہ خصوصاً ترش اشیاء بالکل نہ کھائیں۔ مباشرت کے بعد کوئی مرغن غذا یا دودھ ضرور استعمال کریں تاکہ خشکی رفع ہو جائے۔

تمام قسم کے عطریات نہایت ہی لذت بڑھانے والے ہیں۔ جیسے عطر فتنہ جو ویسلین کی شکل میں ہوتا ہے حشفہ پر لگا کر مشغول ہوں۔ عورت فریفتہ ہو گی۔

دیگر

عطر موتیا	عطر نرگس	عطر حنا مشکی	افیون	سہاگہ	کافور	مازو پھل
۳/	۳/	۶/	۴/	۳/	۳/	۶/

(گھنا ہوا سوراخ دار نہ ہو) سادہ ویسلین بغیر بدبو کی ۵/ تولہ۔ اولاً مازو خشک کو سرمہ سا باریک کریں پھر عطریات میں باقی ادویہ حل کر کے ویسلین میں ملا کر رکھ لیں بوقت ضرورت عضو پر مالش کر کے مصروف ہوں امساک و لذت پیدا کرتا ہے۔

جنسی امراض کی ہومیوپیتھک ادویات

ہومیوپیتھک ادویات بالعموم بیماری کے نام سے تجویز نہیں کی جاتی ہیں بلکہ علامات کے اعتبار سے ہر مریض کی دوائیں علیحدہ علیحدہ ہوتی ہیں خواہ مرض

ایک ہی ہو اس لئے ہم ذیل میں کچھ اشارے تحریر کر رہے ہیں۔ بعض ضروری دواؤں کی تفصیلی علامات بعد میں درج کر دی ہیں

نامردی پر اشارات

۱۔ کسی شدید چوٹ کی وجہ سے نامردی ہو۔ آرنکا ۱۰۰۰ اور ریڑھ کی چوٹ کی وجہ سے ہو تو ہائی پریکم ۲۰۰

۲۔ بوڑھے آدمیوں میں نامردی ہو۔ لائیکو پوڈیم ایک لاکھ ۱۰۰۰۰۰ ۔

۳۔ جلق کے عادی مریضوں میں نامردی کے لئے بوفو رانا۔ اسٹی لیگو ۲۰۰۔ فاسفورک ۲۰۰ ایسڈ ۔ ۲۰۰

۴۔ شادی کرنے سے ڈرتے ہوں۔ حافظہ کمزور ہو اور اپنے آپ پر بھروسہ نہ ہو۔ یہ وہم یا ڈر غالب ہو کہ وہ صحبت کے قابل نہیں ہے۔ اناکارڈیم ۲۰۰۔

۵۔ سوزاک کی وجہ سے نامردی کے لیے۔ اگنس کاسٹس ۱۰۴ ۔

۶۔ ایسے نیک چلن کنوارے جو کافی عمر گزرنے پر شادی کریں۔ اور اپنے آپ کو عورت کے ناقابل محسوس کریں۔ کونیم

۷۔ کثرتِ جماع کی وجہ سے نامردی ہو تو۔ فاسفورس ۱M، کونیم ۱M

۸۔ مکمل نامردی۔ خواہشِ نفسانی بالکل نہیں ہوتی۔ شہوانی خیالات سے بھی ایستادگی نہیں ہوتی۔ عضوِ مخصوص ڈھیلا ڈھالا۔ عورت کے قرب سے بھی کوئی تحریک

نہیں ہوتی۔ نیوفرلیٹم مدر ٹنکچر

۹۔ جلق کی وجہ سے مکمل نامردی۔ لیکن ایستادگی شدید۔ امساک بالکل نہ ہو۔ جسم ملتے ہی فوراً انزال ہو جائے۔ کاربونیم سلف ۳x CARBONEUM SULPH 3x

۱۰۔ CALADIUM CM کثرت جماع کے عادی اور پرانے پاپی جن میں جماع کی قوت تو نہ ہو مگر عورتوں کی زبردست خواہش ہو۔ سامنے سے گزرنے والی عورتوں پر نظر بد ڈالیں اور دل ہی دل میں مزہ لیں اور منی خارج ہو جائے نیم خوابی کی حالت میں ایستادگی ہو جاتی ہے پر ختم ہو جائے۔ جماع کے ارادہ پر نہ ایستادگی ہو اور نہ انزال۔ اعضائے تناسل برہنہ ٹھنڈا پسینہ۔

نوٹ :۔ اس دوا کے مریض کی خصوصیت یہ بھی ہے کہ اس کے جسم سے نکلنے والا پسینہ میٹھا ہوتا ہے جس کی وجہ سے مکھیاں اُس کے جسم پر بہت بیٹھتی ہیں۔ اونچے نمبر میں مفید ہے۔

۱۱۔ **اگنیشیا** IGNATIA 10M کسی اندرونی غم واندوہ کا شکار۔ کسی عزیز دوست کی جدائی کا غم یا مفارقت کا صدمہ قوت مردمی کو ختم کر دے تو اگنیشیا دس ہزار کی ایک خوراک مریض کو نئی زندگی عطا کرتی ہے۔

پیدائشی عنی اور نامرد جن کے عضو میں جنسی حس ہی نہ ہو۔ لاعلاج

اگنس کاسٹس

AGNUS CASTUS 10 M.

اگر کسی آدمی نے اوائل عمر میں مشت زنی کی ہو یا اغلام کا عادی۔ کثرت جماع کا شکار رہا ہو اور ایسے آدمی کو سوزاک بھی ہو چکا ہو تو قدرتی طور پر اس کا چہرہ زرد آنکھیں اندر دھنسی ہوئی۔ ہاتھ پاؤں میں ناطاقتی۔ اعصابی کمزوری ہوگی اور اگر اس کے ساتھ ساتھ عضو چھوٹا، ڈھیلا اور کمزور پڑ گیا ہو اور اس کی نئی اور خوبصورت بیوی اُس کے جذبات میں تحریک پیدا نہ کر سکے اور اگر پیدا بھی ہو تو عین وقت پر ختم ہو جائے تو ایسے قابل رحم آدمی کو اس دوا کی چند اونچی خوراکیں نئی زندگی بخشیں گی دس ہزار کی ایک خوراک لیکر مقوی باہ پھر اور طلا بھی استعمال کریں۔

سیلینیم

SELENIUM CM

آلات تناسل مردانہ پر اس دوا کا خصوصی اثر ہوتا ہے۔ ایستادگی کم یا بہت دیر میں ہوتی ہے۔ منی کا انزال بہت جلد ہوتا ہے انزال کے بعد مریض بے حد غصہ ور اور کمزور رہتا ہے۔ خواہش نفسانی کی زیادتی لیکن عملاً نامردی ہوتی ہے۔ بیٹھے بیٹھے یا چلتے پھرتے پاخانہ کرتے وقت اور نیند میں بھی مذی کا اخراج ہوتا ہے۔ منی اتنی پتلی ہو جاتی ہے کہ اُس میں قدرتی بو بھی باقی نہیں رہتی ہے اور نہ کپڑے میں اکڑن۔ ایک لاکھ پاور کی ایک خوراک لیکر اسی دوا کو ۳x یا 4X میں دن میں چار بار مسلسل استعمال کریں۔

آرکائیٹینم

ORCHITINUM 3X

بڑھاپے میں قوت باہ کی کمی کو اس دوا سے کافی حد تک بڑھایا جا سکتا ہے

دن میں ۳ - ۴ بار۔

لائیکو پوڈیم

LYCOPODIUM CM

بقول ڈاکٹر نیش اس دوا کا اثر آلات تناسل مردانہ پر بہت زیادہ ہوتا ہے اگر کوئی بوڑھا آدمی دوسری یا تیسری شادی کر لے اور وقت پر اپنے آپ کو ناکارہ محسوس کر کے شرمندہ و نادم ہو تو لائیکو پوڈیم کی ایک بہت بڑی طاقت (ایک لاکھ) چند ہی یوم میں بیوی اور شوہر دونوں کو ڈاکٹر کا ممنون احسان کر دیتی ہے۔ اسی طرح سے وہ نوجوان شوہر جنہوں نے اپنے آپ کو برائیوں کی طرف راغب کر کے تباہ و خستہ کر لیا ہو۔ چاہے یہ تباہی جلق سے ہوئی ہو یا کثرت مباشرت سے۔ ایک خوراک کھا لینے سے کافی عرصہ کے لیے مباشرت کے قابل ہو جاتے ہیں۔

سیلیکس نائگرا

SALIX NIGRA

مدر ٹنکچر۔ حدت اعتدال سے بڑھی ہوئی شہوت کو اعتدال پر لاتا ہے اور قوت باہ کو بڑھاتا ہے۔ کثرت احتلام اور جلق کے مریضوں کے لیے بھی مفید ہے۔ خوراک بیس سے ۳۰ بوند تک صبح۔ سہ پہر اور سوتے وقت۔

فاسفورک ایسڈ ACID PHOS

مدر ٹنکچر یہ دوا عام جسمانی کمزوری اور ضعف باہ کے لیے مفید ہے۔ کثرت جماع۔ جلق یا اغلام سے رطوبتِ زندگی ضائع ہو جائیں مریض جماع کے قابل نہ رہے۔ چکر۔ دماغی تھکاوٹ۔ کمر میں درد۔ ٹانگوں میں بھاری پن پیدا ہو جاتے ہیں نیند میں یا پاخانہ پیشاب کرتے وقت از خود مادۂ تولید خارج ہو جائے یعنی جریان یا احتلام میں مفید ہے۔ لیکن شرط یہ ہے کہ چند ہفتے مریض جماع سے پرہیز کا اقرار کرے۔ ورنہ کوئی فائدہ نہ ہوگا۔

دس دس قطرہ تھوڑے پانی میں ملا کر غذا کے درمیان یا فوراً بعد دن میں ۳ بار

یوہم بینم YOHIMBINUM 1 X

اس دوا کی بڑی خوراکیں (۱۵۔۲۰ بوند) قوت باہ کو بڑھاتی ہیں اور عضو میں خزش پیدا کرتی ہیں اس لئے نامردی کو عارضی طور پر درست کرنے میں مددگار ہوتی ہے۔ دس دس قطرہ دن میں تین بار کئی ہفتے مسلسل استعمال کرنے سے قوت میں اضافہ اور امساک پیدا ہوگا مگر اس دوا کو محض عیاشی کے لیے استعمال نہ کیا جاوے۔ یہ دوا جرمنی استعمال کریں ہندوستانی دوا زیادہ موثر نہیں ہے۔ اگر دوا کے استعمال سے پیشاب کرنے میں دقت یا جلن پیدا ہو تو کچھ دن کو بند کرکے پھر تھوڑی مقدار میں لیں۔

ڈمیانہ یا ٹرنیرا DAMIANA OR TURNERA

اس دوا کا اثر آلاتِ تناسل زنانہ و مردانہ دونوں پر ہوتا ہے۔

عصبی کمزوری سے پیدا شدہ نامردی میں مفید ہے اگر مستورات میں خواہش نفسانی کی حس نہ ہو تو اُس کو بھی پیدا کرتی ہے۔ مردوں کے مادہ منویہ میں کرم (SPERMATOZA) کی کمی و کمزوری کو دور کرکے استقرارِ حمل کے لائق بناتی ہے۔ نوجوان لڑکیوں میں رُکے ہوئے حیض کو جاری کرتی ہے۔ مدر ٹنکچر ۱۰ سے ۱۵ قطرے تک فی خوراک دن میں ۳ بار۔

ایونیا سٹائیوا AVENA SATIVA مدر ٹنکچر

کثرتِ مباشرت۔ رقتِ منی۔ جریان اور جلق سے پیدا شدہ اعصابی کمزوری اور نامردی کو دور کرتی ہے۔ اور بے خوابی کو بھی دور کرتی ہے ۱۵۔۱۵ قطرے دن میں ۳ بار

شہوت یا خواہشِ نفسانی کی کمی و زیادتی

بعض مردوں اور اسی طرح بعض عورتوں میں خواہشِ جماع بہت کم یا بالکل معدوم ہوتی ہے اور بعض میں حدِ اعتدال سے بہت زیادہ ہوتی ہے۔ اگر میاں بیوی کی طبیعتوں میں تضاد ہو یعنی مرد میں شہوت بہت زیادہ اور عورت میں

بہت کم ہو یا اس کے برعکس ہو تو ایسے جوڑوں کا نباہ بہت مشکل ہو جاتا ہے اور دل میں خوفِ خدا نہ ہو تو ایسے مرد دوسری عورتوں سے ناجائز تعلقات قائم کر لیتے ہیں۔ اسی طرح پُر شہوت عورتیں بھی مرد کی کمزوری کی بنا پر دوسرے مردوں سے اپنے جذبات کی تسکین کی راہیں تلاش کر لیتی ہیں اور کمائی کے چکر میں اکثر اوقات گھر سے باہر رہنے والے مردوں کو پتہ بھی نہیں چلتا۔ اسی لیے شریعت میں پردہ کی تاکید اور نامحرموں سے اختلاط کو سختی کے ساتھ روکا گیا ہے۔ بلکہ عورتوں کیلئے نامحرم مردوں سے شیریں لہجہ میں پس پردہ باتیں کرنا اور خوشبو لگا کر غیر مردوں کے سامنے سے حجاب کے ساتھ نکلنا بھی منع ہے چہ جائیکہ آج کل ہماری مستورات نہ صرف بے پردہ بلکہ آرائشِ حسن و جمال کے ساتھ چست اور نیم عریاں لباس پہن کر بازاروں میں خرید و فروخت کرتی پھرتی ہیں جس کے نتیجے میں گاہے گاہے عصمت دری کے واقعات سننے میں آتے رہتے ہیں۔

پس اگر مرد میں شہوت زیادہ ہو اور اپنی بیوی سے ضرورت پوری نہ ہوتی ہو تو اُس کے لیے شریعت میں دوسرے نکاح کی اجازت ہے بشرطیکہ دونوں بیویوں کے درمیان انصاف کر سکے۔ مگر اب ہند و پاک معاشرے میں دو بیویاں رکھنا معیوب سمجھا جانے لگا ہے۔ اس لیے پُر شہوت مرد و زن کو ایسی گرم غذاؤں سے اجتناب کرنا چاہیئے جو جذبات میں ہیجان برپا کرتی ہیں مثلاً گوشت۔ انڈا۔

مچھلی۔ زیادہ مرچ مصالحہ وغیرہ۔ اور ٹھنڈی چیزیں استعمال کرنی چاہیئں۔ اگر مرد یا عورت میں شہوت کی کمی ہو تو مذکورہ بالا گرم غذائیں زیادہ استعمال کرنی چاہیئں۔ اس کے علاوہ ذیل کی دوائیں بھی اس مقصد کے لیے بہت مفید ہیں۔

سیلیکس نائگرا SALIX NIGRA

مدر ٹنکچر یہ دوا بڑھی ہوئی خواہش نفسانی کو کم کر کے اعتدال پر لے آتی ہے مدر ٹنکچر پانی میں ملا کر استعمال کریں۔ ۲۰ سے ۳۰ قطرے دن میں ۳ بار

اوری گینم ORIGANUM

خواہشِ نفسانی کی زیادتی کو کم کرنے اور مشت زنی کی عادت چھڑانے کے لیے اکسیر ہے۔ مدر ٹنکچر میں استعمال کریں ۱۵۔ ۱۵ قطرے دن میں ۳ بار۔

پکرک ایسڈ PICRIC ACID

مردوں میں خواہشِ نفسانی کی زیادتی کو کم کرتی ہے یہ دوا ۳۰ نمبر میں دن میں ۳ خوراکیں روزانہ۔ چند ہفتوں کے بعد ۲۰۰ تیسرے دن ایک خوراک۔

کینتھرس CANTHRIS ۳۰

خواہش نفسانی کی زیادتی۔ مسلسل ایستادگی جس سے نیند میں خلل آئے۔ جماع کے وقت اور جماع کے بعد پیشاب کی نالی میں جلن۔

فاسفورس PHOSPHORUS IM

شہوانی اکساہٹ۔ جماع کی نہ رکنے والی خواہش کمزور ایستادگی کے ساتھ۔ جماع کے وقت بہت جلد انزال۔ اس دوا کی ایک خوراک لے کر نتیجہ کا انتظار کریں۔ اگلی خوراک ۳ - ۴ ہفتہ بعد۔ جلد اور زیادہ خوراکیں نہ لی جائیں۔

کالی برومیٹم KALIBROMATUM 6X

حد سے بڑھی ہوئی خواہش نفسانی کو کنٹرول کرتی ہے نوجوانوں میں رات کے وقت شدید ایستادگیاں جو نیند حرام کر دیں۔ عورتوں کے رحم میں تحریک کی وجہ سے خواہشِ جماع۔ دن میں ۳ - ۴ بار۔

ہیوسائمس HYOSCYMUS

اس درجہ غضبناک شہوت کہ بلا شرم و لحاظ اپنے عضو کو ننگا کر لے اور بحالتِ بخار عضو سے کھیلا کرے۔ مدر ٹنکچر ۱۰ - ۱۰ قطرے ۳ بار۔

عورتوں میں خواہشات نفسانی معدوم یا کم یا نفرت

(دور کرنے والی دوائیں)

عورتوں میں دبی ہوئی خواہشِ نفسانی کو ابھارنے یا بڑھانے کے لیے ذیل کی دوائیں مفید ہیں۔

۱۔ **سبل سیرولاٹا** SABAL SERRULATA 1X ۵ - ۵ قطرہ دن میں ۳ بار
اس کے استعمال سے دبی ہوئی خواہش جماع ابھر آتی ہے اور مفقود ہو تو پیدا ہو جاتی ہے۔ اس کے علاوہ نوجوان عورتوں یا لڑکیوں کے کم ابھرے ہوئے پستانوں کو بھی بڑھا دیتی ہے۔ اس مقصد کے لیے x ۳ استعمال کریں۔

۲۔ **ڈمیانہ** DAMIANA عورتوں کی جنسی سرد مہری کو دور کرتی ہے۔ نوجوان لڑکیوں میں رکے ہوئے حیض کو جاری کرتی ہے۔ مردوں کو قوت بخشتی ہے۔ ۵ سے ۱۰ قطرہ تک دن میں ۳ بار۔ (مدر ٹنکچر)

۳۔ **سیپیا** SEPIA بعض عورتوں میں خواہش جماع ہوتے ہوئے بھی بوجہ تکلیف ورم رحم جماع سے نفرت ہوتی ہے۔ دو سو نمبر میں روزانہ ایک خوراک۔

۴۔ **نیٹرم میور** NAT. MUR بعض عورتوں کی شرمگاہ میں اس درجہ خشکی ہو جاتی ہے جس کی وجہ سے دورانِ جماع سخت تکلیف ہوتی ہے جس کی وجہ سے مباشرت سے نفرت ہو جاتی ہے۔ نیٹرم دس ہزار کی ایک خوراک کے بعد تین دن تک نمک نہ کھائے پھر یہی دوا x ۳۰ میں روزانہ ۳ خوراک۔

اونس موڈیم ONDSMODIUM CM

۵۔ خواہش نفسانی کا مکمل طور پر جاتے رہنا۔ مرد و عورت دونوں میں یکساں

مفید ہے۔ ایک لاکھ پاور کی ایک خوراک لیکر نمبر ۳۰ میں ۳ خوراکیں روزانہ

عورتوں میں خواہش نفسانی کو کم کرنے والی دوائیں

ایمبرا گریسیا۔ نمبر ۲۰۰۔ خواہش نفسانی کی زیادتی جو دیوانگی کی حد تک پہونچ جائے۔

پلاٹینم ۲۰۰ جماع کی نہ رکنے والی خواہش جو شرمگاہ میں خارش و سرسراہٹ سے پیدا ہو۔ غیر قدرتی فعل کی رغبت ہو۔

کینتھرس CANTHARIS ۳۰ شرمگاہ میں ورم و خارش کے ساتھ جماع کی تیز خواہش۔ پیشاب کی نالی میں بھی جلن کا احساس۔

میوریکس MUREX 3X مریضہ رحم کی گردن میں ٹپکن محسوس کرے جو خواہش جماع میں ہیجان پیدا کر دے اور شرمگاہ کو ذرا سا چھو دینے سے خواہش میں شدت پیدا ہو جائے۔

ہیوسائمس HYOSCYMUS 3 X عورتوں میں شہوانی دیوانگی۔ مریضہ آلات تناسل کو برہنہ کر دے اور بار بار اسی جگہ ہاتھ لے جائے۔ عشقیہ غزلیں اور گیت گائے۔ بیہودہ افعال کے ساتھ پاگل پن۔

اوری گینم ORIGANUM 3X مستورات میں تمام قسم کی نفسانی خواہشات کے جوش کو اس دوا سے درست کیا گیا ہے۔ مباشرت کے خواب۔ اور ہمہ وقت شہوانی خیالات، پستانوں کی گھنڈیوں میں ورم و خارش۔

زنکم میٹیلیکم ZINCUM MET مستورات میں جماع کی نہ رکنے والی خواہش جو رات میں کئی بار ہو جو انگشت زنی پر مجبور کرے۔ ۳x یا ۶x سفوف دن میں ۳ بار اور سوتے وقت ۲۰۰ میں ایک خوراک۔

ٹری بیولس TRIBULUS Q آلات تناسل مردانہ کی خرابیوں۔ سرعت انزال۔ جریان۔ احتلام منی کے پتلے پن۔ مشت زنی یا کثرت جماع کی وجہ سے نامردی وغیرہ کیلئے مفید ہے۔ خوراک: دس تا ۱۵ قطرہ دن میں ۳ بار ایک چمچ پانی میں۔

مقوی باہ ہومیو مکسچر (جملہ ادویات مدر ٹنکچر ہوں)

۱۔ ڈمیانہ۔ اشوگندھا۔ دس دس قطرہ یوہم بنیم ۵ قطرہ ایسڈ فاس ۳ قطرہ ایک اونس پانی میں ملا کر دن میں ۳ بار

۲۔ سیلیکس نائگرا۔ اونیا سٹائیوا۔ ڈمیانہ دس دس قطرہ۔ دن میں ۳ بار۔

ہومیو پیتھک ادویات کا طریقۂ استعمال

ہومیو پیتھک دوائیں ٹنکچر۔ عرق۔ سفوف۔ ٹکیوں اور گولیوں کی شکل میں دستیاب ہوتی ہیں جو صرف ہومیو پیتھک دوا فروشوں سے مل سکیں گی جرمنی اور امریکہ کی دوائیں زیادہ معتبر تسلیم کی گئی ہیں پاکستانی حضرات مسعود ہومیو فارمیسی لاہور کی دوائیں استعمال کریں جو مکمل قابلِ اعتبار اور معیاری ہیں اور انٹرنیشنل مقابلہ ۸۸ء میں ان کو سندِ امتیاز حاصل ہوئی ہے۔

اگرچہ ہندوستان میں بھی کئی فارمیسیاں معتبر ہیں مگر جہاں تک ہوسکے اونچی پوٹینسی کی دوا جرمنی یا امریکن سربمہر SEALED ہی خریدیں۔ ٹنکچر بیک وقت ۵ بوندوں سے لیکر ۲۰۔ ۴۰ بوندوں تک ایک تولہ پانی میں ڈال کر دن میں ۳۔ ۴ بار اور سفوف والی یا گولی اور عرق والی دوائیں جو ایک سے تیس نمبر تک ہوں دن میں تین چار بار لی جائیں، دوسو نمبر کی دوا تیسرے چوتھے دن اور ایک ہزار نمبر کی دوا دسویں یا پندرہویں دن لیا کریں۔ دس ہزار۔ پچاس ہزار اور ایک لاکھ نمبر کی دوا علی الترتیب ایک ماہ۔ ۳ ماہ۔ اور ۶ ماہ بعد لیں مگر ضرورت محسوس کریں تو جلدی بھی دہرا سکتے ہیں۔ ہومیو پیتھک دوا کھاتے وقت زبان بالکل صاف ہو۔ پان

تمباکو سگریٹ کھانے پینے والے زبان کو اچھی طرح صاف کرلیں اور دوا کو زبان پر ڈال کر چوس لیا کریں۔ اور دوا کے استعمال کے وقت سے ۱۵۔ ۲۰ منٹ آگے پیچھے کچھ نہ کھائیں پیئیں۔

یہ خیال غلط ہے کہ ہومیو پیتھک دوا پان تمباکو۔ بیڑی سگریٹ لہسن پیاز استعمال کرنے والوں پر اثر نہیں کرتی ہے۔ دوا کے استعمال سے کچھ دیر آگے پیچھے کچی پیاز۔ لہسن۔ ہنگ۔ کافور۔ پیپرمنٹ وغیرہ کا پرہیز رکھیں۔

ان دواؤں کے استعمال کے وقت کسی خاص پرہیز کی ضرورت نہیں ہے جو چیزیں پرہیز کی ہیں مثلاً ترشی۔ لال مرچ وغیرہ وہ بیشتر لکھی جا چکی ہیں مباشرت سے پرہیز کے لئے بھی سمجھا دیا گیا ہے۔

احتلام

اگر ایک تندرست ومجرد شخص کو مہینہ میں ۲ یا ۳ بار احتلام ہو جائے تو کوئی مرض نہیں ہے۔ کیونکہ جسم میں منی تیار ہو کر کیسہ منی میں جمع ہوتی ہے اور جب منی زائد ہو جاتی ہے تو خارج ہو جاتی ہے اس سے کوئی کمزوری بھی نہیں ہوتی البتہ زیادہ احتلام ہونا بیماری میں داخل ہے۔

۱۔ مریض کو چاہیئے کہ پیشاب کر کے (بہتر ہے باوضو) سوئے۔ اور صبح کو بہت جلد بستر چھوڑ دے۔ دیر تک سونا مضر ہے۔

۲۔ حکیم جالینوس کا قول ہے کہ داہنی کروٹ لیٹنے سے احتلام کم ہوتا ہے اور سنت بھی ہے۔

۳۔ رات کا کھانا سونے سے ۳۔۴ گھنٹہ قبل اور ذرا کم ہی کھائے۔

۴۔ اسپنج کے گدوں اور نرم بچھونے پر نہ سوئے۔ خیالات پاک رکھے۔ سینما وغیرہ نہ دیکھے۔

۵۔ سوتے وقت گرم دودھ نہ پیئے۔ ٹھنڈا یا ہلکا گرم پیئے۔

۱۔ اگر مریض کو احتلام صبح کے قریب شہوانی خوابوں کے ساتھ ہوتا ہو ہمیشہ قبض رہتا ہو، ہاضمہ بگڑا رہے زیادہ گوشت اور چٹپٹی چیزوں کا شوقین ہو۔

کمر و سر میں درد رہتا ہو۔ نکس وامیکا۔۔ ۲ سوتے وقت روزانہ۔

۲۔ اگر بغیر کسی احساس کے منی خارج ہو جاتی ہو۔ ہتھیلی اور تلوے جلتے ہوں۔ فوطے لٹک گئے ہوں تو سوتے وقت سلفر۔۔ ۱۲ استعمال کریں۔

۳۔ ایسے مریض جن کا مثانہ کمزور ہو پیشاب کے دوران پیشاب کی نالی میں ٹیس یا پیشاب کے کچھ قطرے باقی رہ جائیں۔ رات میں کئی کئی بار احتلام ہو تو تھوجا مدر ٹنکچر کے دس دس قطرے صبح وسوتے وقت۔

دولتِ حسن کی حفاظت کیجئے

حُسن۔ ایک بیش قیمت دولت ہے اور دولت ہمیشہ چھپا کر بحفاظت رکھی جاتی ہے نہ ہر کسی کو دکھائی جاتی ہے اور نہ گھمائی پھرائی جاتی ہے۔ اسی طرح عورتوں کو شرعی حدود کے اندر پردہ میں رکھنا ان کی عصمت کی حفاظت کے لیے ضروری ہے۔ زلیخا اور یوسف علیہ السلام کے واقعہ سے سبق لیجئے۔

اس کتاب میں لکھی کسی دوا کی ترکیب استعمال سمجھ میں نہ آئے تو کسی مقامی طبیب یا ہومیوپیتھک ڈاکٹر سے دریافت کرلیں یا جوابی لفافہ بھیج کر مصنف کے دواخانہ ہومیو ایجنسی سے دریافت کرلیں۔

عورت پر قدرت حاصل کرنے کیلئے ایک قرآنی عمل

از ۔ اعمال قرآنی تصنیف حضرت تھانوی رحمۃ اللہ علیہ

حضرت امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ سے کسی نے ذکر کیا کہ فلاں شخص نے نکاح کیا مگر عورت پر قادر نہیں ہو سکا تو آپ نے دو بیضہ مرغ (انڈے) جوش دیئے ہوئے منگوائے اور ان کا چھلکا اتار کر ایک پر آیت لکھی۔

وَالسَّمَآءَ بَنَيْنٰهَا بِاَيْدٍ وَّاِنَّا لَمُوْسِعُوْنَ (پارہ ۲۷ سورۃ ذاریات، آیت ۴۷)

اور مرد کو کھانے کو دیا اور دوسرے پر یہ آیت لکھی۔

وَالْاَرْضَ فَرَشْنٰهَا فَنِعْمَ الْمٰهِدُوْنَ (پارہ ۲۷ سورۃ ذاریات، آیت ۴۸)

اور عورت کو کھانے کو دیا اور کہا کہ اب مطلب حاصل کرو۔ چنانچہ وہ کامیاب ہوا۔

قرآن و حدیث کی برکات و اثرات اپنی جگہ پر مسلّم ہیں مگر ان سے فائدہ حاصل کرنے کے لئے ان پر یقین کامل ضروری ہے۔ اگر اس میں کمی ہوگی تو پھر کوئی فائدہ نہ ہوگا۔ ایک محدث کے صاحبزادے نے ایک حدیث میں پڑھا

کہ کھنبی کا عرق آنکھ میں ڈالنے سے آنکھ کی تکلیف دور ہو جاتی ہے۔ ان کے غلام کی آنکھ میں کچھ تکلیف تھی پس بطور آزمائش غلام کی آنکھ میں کھنبی کا عرق ڈالا تو اس کی تکلیف اور بڑھ گئی۔ ان صاحبزادے نے اپنے والد (محدث صاحب) سے اس کا ذکر کیا تو انہوں نے دریافت کیا کہ کس نیت سے عرق ڈالا تھا، جواب دیا کہ حدیث کی بات کو آزمانے کے لئے۔ تو محدث صاحب نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث پر تجھ کو اعتماد نہ تھا یہ اس کی سزا ہے۔ چنانچہ صاحبزادے نے توبہ کی اور تصحیح نیت کے ساتھ پھر جو عرق ڈالا تو فائدہ ہوا۔

قوتِ باہ پر خیالات کا اثر

بعض لوگ اوائل عمری کی غلط کاریوں کی بنا پر اپنے آپ کو فریضۂ زوجیت کی ادائیگی کے قابل نہیں سمجھتے اور شادی کرنے سے گریز کرتے ہیں مگر گھر والوں کے اصرار پر جب شادی کرنے کے لئے رضامند ہو جاتے ہیں تو وہ اپنی کمزوری کے علاج کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔ معالج بھی ان کی اس ذہنی اور نفسیاتی بیماری کو نہ سمجھ کر گرم اور مہیج دوائیں اور طلا استعمال کرا کے ان کو اطمینان دلا دیتے ہیں کہ بس اب تم ٹھیک ہو شوق سے شادی رچاؤ چنانچہ وہ شادی کرکے

جب ڈرتے ڈرتے بیوی کے پاس پہونچتے ہیں تو یہ ڈران کو لے ڈوبتا ہے۔ حالانکہ وہ وظیفۂ زوجیت ادا کرنے کے اہل ہوتے ہیں۔ دراصل یہ اُس قوتِ خیال کا اثر ہوتا ہے جو اُن کے دماغ پر مسلط ہو کر ان کی اہلیت کو سلب کر دیتا ہے اور مایوسی طاری کر دیتا ہے ایسے لوگوں کو اپنے بُرے خیالات پر قابو حاصل کر لینا چاہیئے۔ اور اس مرحلہ پر پسینے پسینے ہو جاتے اور دُلہن کے کمرہ سے نکل آنے کے بجائے ہمت قائم رکھنا چاہیئے۔ اور اُنس پیدا کرنے کی باتوں میں مشغول ہو جانا چاہیئے۔ اپنی نئی شریکِ حیات سے آئندہ زندگی کو گذارنے کے لئے اس کی عادات و مرغوبات معلوم کرنے اور اپنی پسند و ناپسند چیزوں سے اس کو واقف کرانے کی باتوں میں وقت گذار دینا چاہیئے۔ اس طرح ہمت کے ساتھ جمے رہیں تو وہ قوت جو عارضی طور پر ڈر سے مغلوب ہو گئی تھی۔ پھر غالب آجاتی ہے اور مُراد بر آتی ہے۔ بس اس کا خیال رہے کہ چہرے بُشرے سے اپنی ناکامی کا اظہار ذرا بھی نہ ہونے پائے۔ اگلے دِن کسی طبیب سے مشورہ کر لیں اِنشاءَاللہ قوت بحال ہو جائے گی۔

ناظرین کی رائے کی ضرورت

جنسی امراض کے متعلق اس قدر لکھنے کے باوجود بھی محسوس کرتا ہوں کہ ابھی کچھ اور ضروری و مفید باتیں احاطۂ تحریر میں نہیں آسکی ہیں۔ مثلاً حیض کی کمی۔ حیض کا درد کے ساتھ آنا۔ بہت زیادہ آنا۔ صحیح وقت پر نہ آنا۔ حمل کی پہچان۔ حمل کے زمانے میں متلی و قے کی دوائیں۔ مانع حمل دوائیں۔ حمل ٹھہرانے کی دوائیں۔ اسقاط حمل روکنے کی دوائیں۔ بانجھ عورت کی اور مرد کی پہچان اور ان کا علاج۔ شکم مادر میں الٹے بچے کو سیدھا کرنے۔ آسانی سے ولادت کی دوائیں۔ مرتے ہوئے بچوں کی پیدائش روکنے والی دوائیں۔

چہرہ کے کیل۔ مہاسے۔ مسے۔ عورتوں کے رخسار و ناک پر سیاہ داغ۔ جھائیں۔ چھوٹے پستانوں کو بڑھانے اور لٹکے ہوئے پستانوں کو سڈول بنانے والی دوائیں وغیرہ۔